REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۳۹ — شمارہ ۱۶

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرحِ چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ:- ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ـ 143516

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ ۲۶ شہادت ۱۳۶۹ ہش ۲۶ اپریل ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؞

خطبہ جمعۃ المبارک

کل ۲۲ تاریخ کو ہمارے جشنِ تشکّر کے سال کا آخری دن تھا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ

جماعتِ احمدیّہ کی اس دوسری صدی کے دوسرے سال کا پہلا دِن جمعۃ المبارک سے شروع ہو رہا ہے

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ آٹھ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور یہ سال ایک عظیم سنگِ میل کی حیثیت رکھنے والا سال بن گیا ہے

ازسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳ امان (مارچ) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین کر رہا ہے ـــــــ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کے ساتھ خطبہ کا آغاز فرمایا:-

یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ

(سورۃ الانشقاق: آیت ۷)

کل ۲۲ تاریخ کو ہمارے جشنِ تشکّر کے سال کا آخری دن تھا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کی اِس دوسری صدی کے دوسرے سال کا پہلا دن جمعۃ المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ اور ابھی چند دن تک رمضان المبارک بھی آنے والا ہے۔ گزشتہ رمضان مبارک میں جماعتِ احمدیہ نے غیر معمولی طور پر سالِ تشکّر کی کامیابی کی دعائیں مانگی تھیں۔ اس رمضانِ مبارک کو سالِ تشکر کا شکریہ ادا کرنے کا رمضان المبارک بنا دینا چاہیئے۔ کیونکہ اِس کثرت سے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوئیں اور اِس کثرت سے جماعت کی ادنیٰ کوششوں کو فضل کے پھل لگے کہ اس کا بیان انسان کے لئے ممکن نہیں۔ ہر سطح پر جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں نے خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور غیبی تائیدات کے نمونے دیکھے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کے ایمان کو نئی تقویت، اور نئی زندگی ملی۔

یہ تفاصیل جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، ساری دنیا کے ۱۲۰ ممالک پر پھیلی پڑی ہیں۔ اور ان کا اگر بہت معمولی خلاصہ بھی نکال کر پیش کرنے کی کوشش کی جائے تو جیسا کہ آپ نے گزشتہ جلسے میں دیکھا تھا کئی گھنٹوں میں بھی اس خلاصے کا حق بھی ادا نہیں ہو سکا۔ پس اس پہلو سے میں اِس خطبے میں تفصیل سے اِس بات پر تو روشنی نہیں ڈالوں گا کہ اس گزشتہ سالِ تشکر میں جماعتِ احمدیہ کو کیا کچھ ملا۔ اور کیسے کیسے ملا۔ لیکن آخر پر چند باتیں آپ کے سامنے ایسی رکھوں گا

جو تازہ خبروں سے تعلّق رکھتی ہیں۔

یہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے انسان! اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا۔ تجھے یقیناً خدا کے حضور محنت کر کے پہنچنا ہے۔ اور اِس راہ میں کوشش کرنی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں ہم تمہیں خوشخبری دیتے ہیں فَمُلٰقِیْہِ۔ ایسی صورت میں تم اپنے ربّ کو پالو گے۔ یہ رمضان مبارک جو قریب آ رہا ہے اِس کے نقطۂ نگاہ سے میں نے آج اِس آیت کا انتخاب کیا کہ اِس رمضان مبارک میں جہاں خدا تعالیٰ کے حضور غیر معمولی جذباتِ تشکّر کا اظہار کریں وہاں اس سے لقاء کی دعا مانگیں۔ اور یہ عرض کریں کہ ہم تیرے حضور محنت تو کرتے ہیں، کوشش کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ لیکن لقاء کا معاملہ صرف

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان ؞

ہماری خواہش سے تعلق نہیں رکھتا۔ نہ ہماری محنت تک محدود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ

جب تک تُو پردہ نہ اُٹھائے ہماری لِقاء ممکن نہیں ہے

اس لئے تُو اپنے فضل کے ساتھ ہمارے لِقاء کے سامان پیدا کر۔ یہاں کَدْحًا کا لفظ خاص توجہ کا مستحق ہے۔ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا۔ کَدْحًا کا ایک معنی ہے: سخت محنت کرنا۔ اور جب ساتھ کَدْحًا دہرایا جائے تو اس کا معنی یہ بن جائے گا کہ بہت ہی سخت محنت کرنا۔ محنت کو اپنی انتہا تک پہنچا دینا۔ پس اوّل تو لِقاء کا مضمون چونکہ انسانی عبادت کا معراج ہے اس لئے لازماً جتنی بلند چوٹی ہو اتنی ہی زیادہ محنت درکار ہوا کرتی ہے تو قرآن کریم نے یہاں "اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا" کہہ کے یہ فرما دیا کہ عام دنیا کی ملاقاتوں کے لئے تم ترستے ہو اور بعض اوقات بڑی محنتیں کرنی پڑتی ہیں۔ شیریں فرہاد کا قصہ آپ نے سُنا ہے۔ فرہاد ایک نہر کھینچ لانے کے لئے اپنی ساری عمر گنوا بیٹھا ——— اور پتھروں کے ساتھ تیشے مار مار کے اس نے ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا جو تمام ہند و پاکستان کی تاریخ میں ایک ضرب المثل بن چکا ہے۔ یعنی اس کارنامے کی وجہ سے فرہاد کا نام ضرب المثل بن چکا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کو لِقاء نصیب نہیں ہوئی۔ پس دنیا کی خاطر بسا اوقات انسان اتنی محنت کرتا ہے اور ایسی غیر معمولی قربانیاں پیش کرتا ہے اور اس کے باوجود اس کو لِقاء نصیب نہیں ہوا کرتی۔ کیونکہ لِقاء کے لئے اس شخص کے اندر بھی ایک اعلیٰ خلق کا ہونا ضروری ہے جس کی خاطر محنت کی جاتی ہے۔ جب تک اس کی ذات محنت کو قبول کرنے والی نہ ہو اور اپنے اندر غیر معمولی احسان کی شان نہ رکھتی ہو، اس وقت تک ضروری نہیں کہ ہر محنت کرنے والے کو اس کے محبوب کی لِقاء مل جائے۔ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ ہر محنت کرنے والے کو، اگر وہ حسبِ توفیق محنت کرے، لِقاء کی دعوت دیتا ہے۔ اور چونکہ خود دیتا ہے، اس لئے لازماً انسان یقین کے ساتھ محنت کرتا ہے کہ اگر میں حقیقی معنوں میں جیسا کہ فرمایا گیا ہے اس کی لِقاء کی کوشش کروں گا تو لِقاء سے محروم نہیں رہوں گا۔

دوسرا کَدْحًا کا معنی ہے: اگلے دو دانتوں سے کاٹنا۔ اور اس میں بھی اسی محنت کے مضمون کو مزید واضح فرما دیا گیا۔ خدا کی راہ میں جو محنت کرنی پڑتی ہے، اس میں اپنے نفس کو کاٹنا پڑتا ہے۔ اور اس کے لئے دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ دُنیا کے عشق میں بھی جو لوگ محنت کرتے ہیں وہ مسلسل اپنے نفس کو کاٹ رہے ہوتے ہیں۔ اور اپنے دل کو زخم پہنچا رہے ہوتے ہیں، اپنے محبوب کے فراق میں اور اس کی لِقاء کی خواہش میں۔ پس خدا تعالیٰ نے یہاں وہ لفظ اختیار فرمایا جو عشق کے مضمون کو کامل طور پر کھول کر بیان فرماتا ہے۔ فرمایا: یہ محنت کوئی بیگار کی محنت نہیں ہو سکتی۔ ایسے مزدور کی محنت نہیں جس کے لئے کوئی اور اختیار نہ رہا ہو، مجبور کر دیا گیا ہو۔ پس اِنَّكَ کے لفظ میں جو تاکید ہے اس سے یہ غلط فہمی نہیں پیدا ہونی چاہیئے کہ خدا تمہیں مجبور کر رہا ہے۔ فرمایا، ایسی محنت تم کر سکتے ہو جبھی، جب تم میں

عِشق کا جذبہ پایا جائے۔

جب تم ساتھ اپنے نفس کو کاٹ بھی رہے ہو۔ اور یہ جو مضمون ہے دو دانتوں سے کاٹنے والا۔ یہ بسا اوقات عبادت میں واقعۃً تجربے میں سے گزرتا ہے۔ بعض دفعہ جیسا کہ سکول کے بچے یا کالج کے لڑکے بھی جانتے ہیں۔ امتحان کے دن قریب آجائیں۔ زیادہ محنت کے تقاضے ہوں اور نیند کا غلبہ ہو تو بعض طلباء اپنے آپ کو جگائے رکھنے کے لئے بار بار اپنے ہاتھ کو کاٹتے ہیں۔ یعنی ایسا نہیں کاٹتے کہ زخم لگ جائے۔ لیکن جگانے کے لئے وہ کچھ تکلیف اپنے آپ کو پہنچاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بھی صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ عبادت میں کھڑے رہنے کی خاطر اپنے آپ کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت اقدس رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی ایک زوجۂ مبارکہ کے گھر گئے تو ایک رسّی لٹکی ہوئی دیکھی جو چھت سے کسی جگہ پر لٹکی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیوں؟ تو آپ کی زوجۂ مبارکہ نے جواب دیا کہ یہ اس لئے کہ میں خدا کے حضور اتنی دیر کھڑی رہتی ہوں کہ تھک کر گرنے لگتی ہوں اس وقت میں اس رسّی کا سہارا لے لیتی ہوں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس غیر ضروری محنتِ شاقہ سے منع فرمایا۔ لیکن اپنی ذات میں آپ کی عبادت بھی بہت محنت طلب تھی۔ اور بعض اوقات عبادت میں کھڑے کھڑے آپ کے

پاؤں سُوج جایا کرتے تھے۔

تو کَدْحًا میں جو دانتوں سے کاٹنے کا مفہوم ہے یہ بھی عملاً خدا کی راہ میں محنت کرنے پر صادق آتا ہے۔ پس لِقاء کے لئے جو کوشش ہونی چاہیئے اس میں ان محنتوں کے علاوہ دُعا کا پہلو بھی سامنے رکھیں اور

رمضانِ مُبارک

چونکہ خود خدا کو ہمارے قریب لے آتا ہے اور چونکہ رمضانِ مبارک کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ خوشخبری دی ہے کہ ہر نیکی کی کوئی جزاء مقرر ہے لیکن روزوں کی جزاء خدا خود ہے۔ تو اس لحاظ سے اس کا لِقاء کے مضمون سے بہت گہرا تعلق ہے۔ پس اس مہینے میں لِقاء کی دُعا کرنا اور لِقاء کے لئے کوشش کرنا یقیناً دُوسرے مہینوں کی نسبت بہت زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہو سکتا ہے۔

ایک غلط فہمی بعض علماء کے دِل میں اور عام مسلمانوں کے دل میں عام پائی جاتی ہے کہ یہاں جس لِقاء کا وعدہ کیا گیا ہے وہ لِقائے آخرت ہے۔ اور ہر انسان اس میں مخاطب ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں لِقاء نصیب ہوگی۔ یہ بات ایک لحاظ سے تو درست ہے کہ ہر انسان طوعاً و کرہاً قیامت کے دِن خدا کے حضور حاضر کیا جائے گا۔ مگر یہ درست نہیں کہ ہر انسان کو لِقاء نصیب ہوگی۔ یہ محض ایک غلط فہمی ہے۔ اور قرآن کریم اس کی واضح تردید فرماتا ہے۔ لِقاء کے نصیب ہونے کے لئے ضروری شرط ہے کہ اس دُنیا میں لِقاء نصیب ہو۔ مَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ وہ لوگ جو اس دُنیا میں اندھے ہیں وہ خدا کی لِقاء آخرت میں کیسے کر سکیں گے۔ فرمایا: فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ وہ تو قیامت کے دِن بھی اندھا رہے گا۔ پس حاضر ہو جانا اور مضمون رکھتا ہے اور لِقاء نصیب ہو جانا اور مضمون رکھتا ہے۔ ہر چیز خُدا کے حضور لوٹائی ضرور جائے گی۔ لیکن یہ کہنا کہ لِقاء نصیب ہوگی۔ یہ درست نہیں۔ پس اگر ہر انسان مخاطب ہے تو اس دُنیا میں لِقاء مراد ہے کہ اے بندو! تم میں سے ہر ایک کو میں نے یہ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں کہ اگر تم میری راہ میں محنت کرو گے تو میں تمہیں اپنی لِقاء عطا کروں گا۔ پس یہ محنت کرو۔ اور یہ صلائے عام ہے۔

اِسی مضمون کو قرآنِ کریم کی ایک اور آیت بہت کھول کر بیان فرماتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔ (سورۃ الکہف: آیت ۱۰۶) فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خُدا کا کفر کیا۔ جہنّم کی یہ جزاء جو اُن کو مِل رہی ہے، یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے خُدا کا کفر کیا۔ اور اُس کی لِقاء کا انکار کر دیا۔ پس اِسی لئے ان کو جہنّم کی جزاء دی جا رہی ہے۔ اور ان کے اعمال کا قیامت کے دن کوئی بھی وزن نہیں ہوگا۔

یہ آیت بہت ہی توجہ طلب ہے۔ اس میں نیک اعمال کا انکار نہیں فرمایا گیا۔ بد اعمال کا تو وزن ہوا ہی نہیں کرتا۔ مُراد یہ ہے کہ وہ لوگ، جو بظاہر نیک اعمال کرتے ہوئے تمہیں دُنیا میں دِکھائی دیں گے۔ اگر وہ ان نیک اعمال کے باوجود خدا کی لِقاء کے منکر ہیں تو اس دُنیا میں خدا کی لِقاء کا انکار اُن کو لِقاء سے محروم رکھے گا اور جو اِس دنیا میں لِقاء سے محروم رہے گا، قیامت کے دِن اُس کو کچھ بھی نصیب نہیں ہوگا۔ گویا اس کے سارے نیک اعمال اس دُنیا میں ضائع چلے گئے۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ——— حَبِطَتْ کا مطلب ہے کہ اُن کے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے۔ اور اُن کا وزن ختم ہو جائے گا۔ اس میں کوئی معنی نہیں رہیں گے۔ پس بد اعمال کو اگر ضائع کیا جائے تو وہ تو بڑی نعمت ہے، اُن لوگوں کے لئے جن کے بد اعمال ضائع کر دیئے جائیں۔ کسی کھاتے میں ہی نہ ڈالے جائیں۔ پس لازماً اس آیت میں نیک اعمال کی طرف اشارہ ہے۔ اور ایسے لوگوں کے نیک اعمال کی طرف اشارہ ہے جو نیکی بظاہر کرتے ہیں لیکن اِس دُنیا میں خدا کی لِقاء کے قائل نہیں ہوتے۔ اور اس کی تلاش نہیں کرتے۔ اس کے چہرے کے دیدار کے طالب نہیں ہوتے۔ کیونکہ اُن کے نزدیک اُن کے عقیدے کے مطابق اِس دُنیا میں خدا کی لِقاء ختم ہو چکی ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ دِکھاتا ہے

کہ اس دنیا میں لِقاء ہوتی ہے۔ اور صرف ایک کے لئے نہیں بلکہ ہر انسان کے لئے لِقاء کا امکان موجود ہے۔ فرمایا: قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ (سورۃ الکھف: آیت ۱۱۱)

یہ آیت جو میں نے اب پڑھی ہے یہ پہلی پڑھی ہوئی آیت کے چند آیتوں کے بعد ہے۔ پس جو مضمون وہاں اُٹھایا گیا تھا اس کو یہاں مکمل کیا گیا ہے۔ فرمایا وہ کیسے جاہل لوگ ہیں جو لِقاء کا انکار کر دیتے ہیں۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ایک بندے محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کو اس دُنیا میں لِقاء عطا فرمائی اور اُسے کہا کہ یہ عام اعلان کر دو کہ یہ لِقاء میرے لئے خاص نہیں۔ کیونکہ میرے تعلق کے نتیجے میں جس توحید کی مَیں تعلیم دیتا ہوں، اگر اس کے ساتھ تم وابستہ ہو جاؤ اور نیک اعمال کرو تو تمہیں بھی خدا اس دُنیا میں لِقاء عطا کرے گا۔ لِقاء کا مضمون ایک صلائے عام ہے۔ ہر اِنسان کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اور ہر اِنسان کو اِس دُنیا میں لِقاء کی لازماً کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اِس مضمون سے غافل رہ کر زندگی بسر کرنے کے نتیجے میں یہ خطرہ لاحق رہے گا کہ انسان جو اِس دُنیا میں خُدا کی لِقاء نہیں کرسکا، وہ آخرت میں بھی لِقاء سے محروم رہ جائے۔

پس یہ بہت ہی اہم مضمون ہے

اس کو جماعت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ صاحبِ لِقاء لوگ اگر نصیب ہو جائیں، اگر کسی جماعت کی اکثریت صاحبِ لِقاء بن جائے تو عظیم الشان رُوحانی انقلاب برپا ہوں۔ ایک صاحبِ لِقاء بندے سے بھی بعض دفعہ رُوحانی انقلاب کی داغ بیل ڈالی جاتی ہے۔ چنانچہ تمام انبیاء کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک کامل اندھیرے کے زمانے میں جبکہ تمام دُنیا کا خُدا سے تعلق کٹ چکا ہوتا ہے، ایک بندہ ایسا اُٹھتا ہے جو خُدا سے تعلق قائم کرتا ہے اور اس سے لِقاء حاصل کر لیتا ہے۔ اور پھر اس لِقاء کو آگے اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے جیسے کوئی ساقی شراب بانٹتا ہے۔ اور اعلانِ عام کر کرکے صلائے عام دے دے کر، لوگوں کو بُلاتا ہے کہ آؤ! اب میرے مےخانے سے شراب بٹ رہی ہے آؤ اور اس سے حصّہ لو۔ چنانچہ یہ جو آیت ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ۔ یہ اسی قسم کی صلائے عام کا اعلان کر رہی ہے۔ فرماتا ہے: ان کو بتاؤ کہ مَیں بھی تو تمہاری طرح کا ہی بشر تھا تم جیسا ہی تھا دیکھنے میں۔ مجھ میں اگر فرق پڑا ہے تو لِقاء کے نتیجے میں پڑا ہے۔ اور

لِقاء کا دُوسرا معنیٰ وحیِ الٰہی ہے

خُدا تعالیٰ سے خبریں پانا۔ خُدا تعالیٰ سے تعلق کے اظہار کی باتیں سُننا۔ اور رؤیا اور کشوف میں اُس کو دیکھنا۔ ورنہ ظاہری آنکھ سے تو خُدا کی لِقاء ممکن نہیں۔ پس یہاں لِقاء کی تفسیر بھی فرما دی کہ لِقاء 'وحی' کو کہتے ہیں۔ اور اِس دُنیا میں صاحبِ وحی ہو جانا یہ نہ صرف یہ کہ ہر اِنسان کے لئے ممکن ہے بلکہ ہر اِنسان کے لئے ضروری ہے۔ اور جو قومیں وحی کا انکار کر بیٹھتی ہیں اُن کے اعمال اِس دُنیا میں ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔

پس آج احمدیّت کا اور غیر احمدیّت کا سب سے بڑا فرق یہ ہے۔ آج دُنیا کے اکثر دُوسرے فرقے خواہ وہ اسلام سے تعلق رکھتے ہوں یا دیگر مذاہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ وحی کے مُنکر ہو چکے ہیں۔ اور قرآنِ کریم کے مُطابق لِقاء کے مُنکر ہو چکے ہیں۔ اور جو لِقاء کا مُنکر ہو جائے اُس کے نظر آنے والے نیک اعمال خدا تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دِن ضائع کر دیئے جائیں گے۔ ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ مقصود تو محبُوب ہے۔ اگر محنت محبُوب کی طرف نہیں لے کر جا رہی، اور محبوب کی لِقاء کی تمنّا میں نہیں کی جا رہی تو اس محنت کے کوئی معنی نہیں۔ وہ تو پتھر سے سر ٹکرانے والی بات ہے۔ پس محنت اپنی ذات میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ نیک اعمال اگر محنت ہیں تو ایسی محنت ہیں جن کا رُخ کوئی نہیں۔ وہ خدا کی محبت میں نہیں کی جا رہی۔ خدا کی طرف بڑھنے کے لئے نہیں کی جا رہی۔ پس یہ جو رمضانِ مبارک آنے والا ہے اس میں لِقاء کے مضمون کو اس طرح پیشِ نظر رکھیں

جس طرح مَیں نے بیان کیا ہے۔

اور خدا تعالیٰ سے غیر معمُولی طور پر یہ التجا کریں کہ اَے خُدا! ہمیں سب دُنیا میں صاحبِ لِقاء بنا دے۔ ہم دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ۱۲۰ ممالک میں پھیل گئے ہیں۔ مگر اگر ۱۲۰ میں صاحبِ لِقاء نہیں تو حقیقت میں ہمارا ۱۲۰ ممالک میں وجود ثابت نہیں ہو سکتا! حقیقت میں ہم ۱۲۰ ممالک میں تب پائے جائیں گے جب ہر ملک میں ایسے صاحبِ لِقاء بندے پیدا ہو جائیں گے جن کو قطب کہا جاتا ہے۔ جن کے اُوپر زمین آسمان کھڑے کئے جاتے ہیں۔ جن کے سہارے سے باقی دُنیا چلتی ہے۔ پس ایسا صاحبِ لِقاء بننے کی کوشش کریں، پھر دیکھنا کہ خُدا تعالےٰ کے فضل سے اُن رحمتوں اور برکتوں میں کتنی تیزی آجاتی ہے جو ہم پر اِس سالِ گزشتہ میں نازل ہوئی ہیں۔ دو تین جو تازہ باتیں اِس سلسلے میں آپ کے سامنے بیان کرنی تھیں۔ ایک تو اُس سفر سے تعلق رکھتی ہے جو ابھی مَیں نے حال ہی میں کیا۔ اور

گزشتہ سالِ تشکّر کے سال کا

یہ آخری سفر تھا جس میں فرانس سے گزرتے ہُوئے پہلے تو پرتگال گئے۔ اور پھر پرتگال سے سپین اور سپین سے پھر واپس فرانس کے رستے ہم یہاں واپس پہنچے۔

پرتگال جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ایک ایسا ملک ہے جہاں صرف دو سال پہلے ایک مبلّغ کو بھیجا گیا تھا۔ مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کو۔ اور جیسے وہ درویش صفت انسان ہیں اسی طرح کے وہ دُعاگو ہیں۔ اور بہت دُعائیں کر کے کام کرنے والے ہیں۔ چنانچہ خُدا تعالیٰ نے ان کی دُعاؤں کو پھل لگایا۔ اور اُس وقت تک جب مَیں گیا ہُوں خدا تعالےٰ کے فضل سے

نو بیعتیں

وہاں ہو چکی تھیں۔ اور اُن نو میں آگے پھر پھیلنے کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ اُن میں ایک جو خالص پرتگالی نسل کے تھے، وہ دیکھنے میں بالکل سادہ اور یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ جذباتی ہوں گے لیکن اُن کی شخصیت کے اندر چھپے ہُوئے بعض ایسے خواص تھے جو رفتہ رفتہ ظاہر ہونے شرُوع ہُوئے۔ بہت کم گو اور اپنے جذبات کو ظاہر نہ کرنے والا مزاج تھا۔ لیکن جب اُن سے رُخصت ہو کر ہم سپین پہنچے تو مَیں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں وہ استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ مَیں نے جو اُن کی زبان جانتے تھے، اُن سے کہا، ان سے پوچھو کہ ہم ان کو الوداع کہہ کے آئے تھے اور اُنہوں نے ہمیں رُخصت کیا تھا، یہ یہاں کہاں سے آ گئے۔ اُنہوں نے کہا یہ تو آپ سے پہلے سے پہنچے ہُوئے ہیں۔ اُنہوں نے آکر ہمیں یہ بتایا کہ رخصت کر کے مجھے بے چینی لگ گئی۔ اور مَیں نے کہا کہ جب تک میرا بس ہے مَیں ساتھ ضرور رہوں گا۔ چنانچہ جاتے ہی وہاں استقبال کی جو تیاریاں تھیں ان میں سب سے زیادہ اُنہوں نے محنت کی۔ جو جھنڈیاں لگائی تھیں وہ انہوں نے لگائیں۔

جھاڑو اپنے ہاتھ سے دیئے

اور حیرت انگیز اخلاص کا اظہار کیا۔ جس سے سپین کی جماعت کو بھی بڑی رُوحانی تقویت ملی۔ جو دوسرے ممالک سے تعلق رکھنے والے بعض افریقن ممالک کے دوست تھے جو پرتگیزی اثر کے نیچے ہیں، اُن میں بھی مَیں نے بہت ہی جذبہ دیکھا۔ اور تمام پرتگال کے معززین کی بہترین نمائندگی ہماری RECEPTION میں ہُوئی۔ اس سلسلے میں مَیں گزشتہ خطبے میں کچھ ذکر کر چکا ہوں۔ اُن باتوں کو دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہاں زمین تیار ہے۔ اور بہت تیزی سے جماعت احمدیہ کی محبّت بڑھ رہی ہے۔

ٹیلی ویژن نے، ریڈیو نے، اخبارات نے جماعت احمدیّہ کے چرچے کئے

جہاں بھی ہم ٹھہرے، جہاں جہاں بھی ہمارے واسطے ہُوئے وہاں ہم نے غیر معمولی عوامی محبّت کو اُبھرتے ہُوئے دیکھا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسے رابطے پیدا ہُوئے جن سے اِنشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف اِس مُلک میں بلکہ اور بھی دوسرے ملکوں میں احمدیت کی داغ بیل ڈالنے کے امکانات روشن ہُوئے ہیں۔ مثلاً ہماری RECEPTION

ہیں۔ وہاں کی تمام پارٹیوں کے نمائندگان شامل تھے۔ اور مقامی طور پر حکومت کے نمائندگان اور معزز شخصیتیں بھی۔ لیکن اس کے علاوہ بہت سے دیگر ممالک کے ایمبیسیڈرز تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور ان ایمبیسیڈرز نے جس طرح سوال و جواب میں حصہ لیا اور اس کے بعد جس محبت سے اظہار کیا ہے اس کو دیکھ کر یقین نہیں آتا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ تو وہاں بالکل غیر معروف تھی۔ کسی کو کانوں کان بھی خبر نہیں تھی کہ جماعت احمدیہ کوئی موجود ہے۔ لیکن دیکھتے دیکھتے ساری فضا پلٹ گئی۔ کوئی ریڈیو سے رابطہ نہیں تھا۔ لیکن چونکہ ایسی مجلس جس میں معززین تشریف لائیں وہاں ٹیلی ویژن اور ریڈیو کو خود دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے نیشنل ٹیلی ویژن کی نمائندہ وہاں تشریف لائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اس ساری تقریب کی کارروائی کو ٹیلی وائز کیا اور پھر ہمیں بتایا کہ کل یہ فلاں وقت نشر ہوگی۔ اور یہ بھی وعدہ کیا کہ میں اس کی مکمل کاپی آپ کو دے دوں گی تاکہ آپ بھی اس سے استفادہ کریں۔

بعض ایمبیسیڈرز جو مشرقی یورپ سے تعلق رکھتے تھے اُن کے اندر ایسی جلدی جلدی تبدیلی پیدا ہوئی کہ ایک ایمبیسیڈر نے دونوں ہاتھوں سے میرا ہاتھ پکڑ کر جانے سے پہلے بار بار یہ کہا کہ I am deeply touched کہ میری روح میں گہرائی تک اثر ہو گیا ہے۔ I am deeply touched. اور وہ ہاتھ ہی نہیں چھوڑتے تھے۔ زیادہ انگریزی نہیں آتی تھی۔ یہی فقرہ بار بار کہے جاتے تھے اور پھر اپنے کارڈز دیئے۔ اور آئندہ مستقل تعلق رکھنے کی تلقین کی۔ ایک ایمبیسیڈر صاحب کا ہمارے مشن ہاؤس میں جہاں قیام تھا، وہاں پہنچتے پہنچتے فون آ گیا کہ میں تو دوبارہ ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ دوبارہ وقت دیں۔ چنانچہ دوسرے دن پھر ہم اُن کے ہاں حاضر ہوئے اور بڑی محبت کے ماحول میں جو مضمون تھا گفتگو کا، وہ یہ تھا کہ ہمارے ملک میں آپ جلدی پہنچیں اور کس طرح پہنچیں؟ اس سلسلے میں انہوں نے مجھ سے باتیں کیں کہ میں مدد کرنا چاہتا ہوں اور اگر آپ آنا چاہیں تو دروازے کھلے ہیں اور

میں اپنی حکومت سے رابطہ کرتا ہوں

میں یہ وعدہ تو نہیں کر سکتا کہ میں سو فیصدی کامیاب ہو جاؤں گا لیکن میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی انتہائی کوشش ضرور کروں گا۔ کیونکہ انہوں نے بتایا کہ میرے نزدیک ہمارے ملک کو جماعت احمدیہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا ورنہ انسان کہاں یہ تبدیلیاں دلوں میں پیدا کر سکتا ہے۔ یہ اس خاص سال کی برکت بھی ہے جسے ہم جشنِ تشکر کا سال کہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ مباہلے کا بھی سال تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اسے دوہری برکتیں دی ہیں۔ غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔

سپین میں جا کر بھی یہی حال ہوا کہ وہاں جب RECEPTION دی گئی تو وہاں کے

دو گورنرز تشریف لائے ہوئے تھے

اور ایک گورنر تو اجازت لے کر چلے گئے لیکن ایک گورنر، اس صوبے کے وہاں بیٹھے رہے۔ اور بہت ہی غور اور توجہ سے باتوں کو سنا اور RESPOND کیا۔ وہاں کے جو آئی جی پولیس تھے، انہوں نے آخر پر یہ کہا کہ میری تو ابھی پیاس نہیں بجھی۔ میں کل دوبارہ آنا چاہتا ہوں۔ وہی بات جو وہاں ہوتی تھی ویسی ہی بات یہاں دوہرائی گئی۔ اب یہ کسی انسان کے بس کی بات تو نہیں چنانچہ وہ دوبارہ مشن تشریف لائے اور وہاں آکر بڑی لمبی باتیں ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ میں مستقلاً اس جماعت سے تعلق رکھنا چاہتا ہوں۔ اور مجھے آپ اپنا بھائی سمجھیں۔ اور یہیں نہیں بلکہ

سارے سپین میں کہیں کوئی کام ہو تو مجھے خدمت کا موقعہ ضرور دیں۔

اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس وقت ہمیں پہلے علم نہیں تھا اور اُن کی زبانی علم ہوا کہ ہمارے دو احمدی مشنری جو پاکستان سے آئے ہوئے تھے اور وہاں کام کر رہے تھے ان کا صرف دو مہینے کا ویزا ملا تھا۔ اور وہ بڑھتے بڑھتے ایک سال تک پہنچ گیا تھا۔ اور یہی وہ صاحب تھے جنہوں نے آخری فیصلہ کرنا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مشنری کو مخاطب ہو کے کہا کہ میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ کسی قیمت پر اب ان کو ایک دن بھی اور اجازت نہیں دینی۔ اور اب میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو کبھی کسی درخواست کی ضرورت نہیں ہے۔ میں از خود اس کے ویزے کو جب تک آپ کہیں گے بڑھاتا رہوں گا۔ یعنی جب تک آپ کی خواہش ہوگی بڑھاتا رہوں گا۔ آپ کو درخواست نہیں دینی چاہیئے اب۔ اس طرح خدا تعالیٰ حیرت انگیز طور پر اپنے فضل نازل فرماتا رہا۔ اور تعلقات کے رابطے بڑھتا رہا۔ وہیں اسی ملک کے سفیر نے یعنی جو سپین میں متعین ہیں، جن کی میں نے پہلے بات کی ہے کہ دوبارہ انہوں نے خواہش کی تھی اور ملاقات کی تھی مشن میں فون کیا کہ میں تو ان سے ضرور ملنا چاہتا ہوں۔ اب میرا یہ تاثر ہے کہ انہوں نے فون کیا ہوگا یا پھر کوئی دعوت نامہ جو گیا تھا اس کی وجہ ہوگی۔ لیکن بہر حال اُن کے اصرار کی وجہ سے ہمیں اپنا رستہ بدل کر میڈرڈ سے ہو کر جانا پڑا۔ اور وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے ساتھ بھی اسی مضمون پر باتیں ہوئیں۔ اور انہوں نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا کہ

ہمارے ملک کو آپ کی ضرورت ہے

میں اپنے طور پر رابطہ کرتا ہوں اور جب کوئی مثبت جواب آئے گا تو میں پھر آپ کو مطلع کر دوں گا۔

جہاں تک سوال و جواب کی مجالس کا تعلق ہے، سپین میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی سمجھدار طبقے کے لوگ صرف وہیں سے نہیں بلکہ دوسرے شہروں سے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور ان سے لمبی مجالس لگیں۔ جس کے نتیجے میں سپینش زبان میں بھی ہمیں بہت اچھا مواد سوال و جواب کی مجلس کا مہیا ہو گیا۔ اس سے ایک دن پہلے ایک باپ بیٹا نے، دونوں نے یعنی، مجھ سے خاص طور پر ایک درخواست کی۔

مکرم الٰہی صاحب ظفر نے

یہ کہا کہ ایک مہمان آج آئے ہیں جن پر میں پچیس سال سے محنت کر رہا ہوں لیکن وہ قریب آکر وہیں کھڑے ہیں۔ آج یہ دعا کریں کہ یہ احمدی ہو جائیں۔ اور اُن کے بیٹے عمر نے بھی ایک درخواست کی۔ اور کیسی عجیب شان ہے۔ خدا نے اس سارے خاندان کو کس طرح تبلیغ کی لگن لگائی ہوئی ہے۔ اور کیسا اخلاص عطا کیا ہے۔ وہ یہی دعا تھی۔ ایک ہمارے دفتر میں بڑی باثر اور بڑی باشعور اور تعلیم یافتہ عورت ہے۔ اس پر میں نے بڑی محنت کی ہے۔ اور ایک اور دوست ہیں۔ دعا کریں کہ کوئی ان میں سے بیعت کر لے۔ کیونکہ اب تک مجھے کوئی پھل نہیں ملا۔ وہ دونوں بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ جو دوست تھے جن کا ذکر کیا ہے وہ وہاں کے بڑے ہی سمجھدار تعلیم یافتہ صاحبِ علم اور امیر آدمی ہیں اُن کا ایک بہت بڑا فرنیچر کا کارخانہ ہے۔ اور بڑی دیر سے اسلام میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے پانچ قرآن کریم مختلف وقتوں میں جو سپینش زبان میں ترجمہ ہوئے تھے، وہ لے کر رکھے ہوئے ہیں۔ اور پانچواں آپ کا قرآن کریم ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ جب تک آپ کا قرآن کریم میرے ہاتھ نہیں آیا مجھے کچھ پتہ نہیں لگتا تھا کہ قرآن کریم کے مضامین کیا شان رکھتے ہیں۔ اور جب سے یہ قرآن پڑھنا شروع کیا ہے، اُس نے کہا کہ میری تو حالت بدل رہی ہے۔ اور اس نے متعدد جگہیں MARK کر کے FLAG لگا کے رکھے ہوئے تھے۔ اور مجھے سناتا تھا پڑھ پڑھ کے اور کہتا: دیکھیں کیا بات ہے، کیا شان ہے اس مضمون کی۔ اور کس طرح آپ لوگوں نے محنت کر کے قرآن کے حسن کو اُبھارا ہے۔ اور اُجالا کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لائے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے مجھے علیحدگی میں کہا کہ میری بیوی بڑی سخت متعصب عیسائی ہے۔ اور میری راہ میں سب سے بڑی روک یہی ہے۔ تو میں ساتھ لے آیا ہوں کہ شاید اس کا دل نرم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کی نرمی کا سامان یوں بھی فرما دیا کہ وہ ایک خاص بیماری میں مبتلا تھیں۔ اور جب میں نے HOMEO PATHICALY اُن کے علاج کی

[illegible] تجربہ ہوا [illegible]
حیران رہ گئیں۔ کیونکہ تو باتیں ظاہر نہیں ایک ہو بہو بیچ کو تو فوراً پتہ چل جاتی ہیں
علامتوں سے۔ اس تفصیل سے اس کی بیماری کی کیفیت میں۔ نے بیان کی کہ وہ
غیر معمولی طور پر متاثر ہوئی اور اتحد ہو... جلسوں میں پورا وقت بیٹھیں۔ بعد
میں KEEP IT ... میں بھی آئیں تو ان کے میاں کا چہرہ دیکھ کر ان
کی بیوی کے دل کے تاثرات معلوم ہو رہے تھے۔ ان کی کیفیت بدلتی
ہوئی دیکھ کے وہ اتنا خوش تھے کہ آدمی اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ جس طرح ان کا
چہرہ خوشی سے تمتما اٹھتا تھا جب وہ کسی بات سے متاثر ہوتی تھیں۔ آخر
یہ پھر ان سے رہا نہیں گیا جب جدائی کے وقت انہوں نے الوداع کہنا چاہا
تو انگ... کمرے میں مجھے ملے۔ انہوں نے کہا کہ اب میں مزید انتظار نہیں کر
سکتا اپنی بیوی کے بدلنے کا ادب

آج میں یہاں سے بیعت کر کے رخصت ہوتا ہوں

پس خدا نے اس باپ کی دعا بھی سن لی اور اس باپ نے جو مجھے دعا کے لئے کہا تھا
اللہ تعالیٰ نے میرا بھی حصہ ڈال دیا اور بیٹے کی دعائیں قبول ہوئی کہ وہی خاتون وہ
مطلقہ ہیں ان کی تین بچیاں بھی ہیں مگر اتنی قابل ہیں کہ سپین میں شاعری کے مقابلے
میں سارے اسپین میں انہوں نے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ایسی اچھی ادیبہ ہیں
ان سے جب مجلس لگی تو اٹھنے سے پہلے انہوں نے کہا کہ میرا تو خیال ہے کہ اب
مجھے شامل ہو جانا چاہیئے۔ میں نے ان سے کہا کہ نہیں ابھی اور غور کریں۔ دعا کریں
تسلی ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ

میں نے اٹھنا نہیں جب تک بیعت نہ کر لوں

اب تو میرے دل کے بس کی بات نہیں رہی۔ اور اس نے کہا کہ آپ کو اندازہ نہیں کہ میں
کتنی دیر سے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہی ہوں اور مجھے کتنی گہری
دلچسپی پیدا ہو چکی ہے۔ اس نے کہا آپ کی کتاب ہے MURDER
IN THE NAME OF ALLAH اس کے دو ابواب کا میں ترجمہ کر کے دہرا
چکی ہوں اور باقی میں بڑا تیزی کے ساتھ کر رہی ہوں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ
سپین کو اس کتاب کی بہت ضرورت ہے تو اپنے طور پر خدا کے فضل
سے پہلے ہی وہ اتنا آگے بڑھ چکی تھی۔ وہ درخت کو تھوڑا سا ہلانا پڑتا ہے
پھل گرانے کے لئے۔ اس ہلانے میں خدا نے میرا بھی ہاتھ لگوا دیا ورنہ
وہ پھل تو پہلے سے ہی تیار تھا اور اس کی بیعت پر خاص طور پہ جو احمدی
ہیں سپین کے، وہ بہت ہی خوش ہوئے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی وجہ
سے جماعت کو غیر معمولی تقویت ملے گی۔ پھر اسی رات سپین کے ایک
بڑا نے مسلمان کا فون آیا کہ میں نے ٹیلی ویژن پر آپ کے امام کا پروگرام
دیکھا ہے۔ مجھے خواہش ہے اگر وقت ملے تو میں ابھی آجاؤں اور مجھے
گھنٹہ لگے گا پہنچنے میں۔ چنانچہ ہم نے وقت دیا۔ پھر رات ۱۱ بجے سے
بعد کافی دیر تک ان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ انہوں نے بھی آخر پر یہی کہا کہ
میں بڑی دیر سے مسلمان ہوں مگر تمام فرقوں کو پرکھنے کے بعد میرا دل
کہیں اٹکا نہیں اور آپ کے ساتھ دل اٹکتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا یہی
انجام ہوگا۔ لیکن ابھی میں مزید سوچنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا ہاں شوق سے
سوچیں۔ دعا کریں چنانچہ وہ بہت ہی محبت کے ماحول میں اور ایسے رنگ
میں رخصت ہوئے کہ جس سے معلوم یہی ہوتا تھا کہ

آج نہیں تو کل انشاء اللہ تعالیٰ ضرور تشریف لائیں گے

وہاں بنیادیں پڑی ہیں اور وہاں ایک SEVILLA یونیورسٹی ہے
اس کے عربک ڈیپارٹمنٹ میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ لیکچر کا موقعہ
ملا اور اس کے بھی اچھے اثرات مترتب ہوئے بہت سے لوگوں نے
دلچسپی لی اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ
وہاں تبلیغ کے نئے رستے کھل جائیں گے۔

آخر پر ایک بہت بڑی خوشخبری

ایک ... بڑی خوشخبریاں
ان معنوں میں ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر خوشخبری کے پیٹ سے بہت
ہی عظیم الشان اور خوشخبریاں ملنے والی ہیں۔ یعنی ایسی خوشخبریاں ہیں
جن کے بطن میں خوشخبریاں پیدا ہوتی ہیں لیکن یہ جو خوشخبری ہے یہ ایک
ایسا پھل ہے جو اس سال تشکر کا ایک غیر معمولی پھل ہے۔ آپ کو
یاد ہوگا میں نے کئی دفعہ جماعت کو اس دعا کی طرف توجہ دلائی تھی کہ میری
بڑی دیر سے دلی تمنا ہے کہ سال تشکر میں ہم ایک لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ
پورا کر لیں اور اس کے لئے سارے ممالک کو یاد دہانی بھی کرائی گئی اور دعائیں
بھی کی گئیں۔ ساری جماعت نے دعائیں کیں تو آج یعنی کل شام تک کی رپورٹوں
کے مطابق اور ابھی اس میں ساری رپورٹیں شامل نہیں کیونکہ بہت سے
ایسے ممالک ہیں جو غیر معمولی محنت کر رہے تھے لیکن ان کی رپورٹ
نہیں پہنچی

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ آٹھ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں

اور یہ سال ایک عظیم سنگ میل کی حیثیت رکھنے والا سال بن گیا ہے لیکن جیسا کہ
میں نے آپ کو پہلے بھی توجہ دلائی تھی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ چوٹی بن
جائیگی اور پھر ہم گر جائیں گے۔ یہ پہلا قدم بننا چاہیئے۔ یہ اگلی صدی کا پہلا زینہ
بننا چاہیئے اور جو صاحب بصیرت اور صاحب شعور لوگ ہیں وہ یہ اندازہ لگانے
لگے ہیں اور تمام ملکوں سے اسی قسم کی آراء موصول ہو رہی ہیں کہ غیروں نے
محسوس کر لیا ہے کہ اب یہ جماعت کے غلبے کی صدی آچکی ہے یہاں تک
کہ آج ہی کی ڈاک میں کلکتہ کے

ہمارے امیر صاحب مشرق علی صاحب

کی طرف سے خط ملا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے بہت توفیق دی ہے کہ جماعت
کو بڑی تیزی کے ساتھ لے کر آگے بڑھ رہے ہیں اور یہاں بھی اسلام کے
خلاف کسی رسالے یا اخبار میں کوئی خبر شائع ہوتی ہے فوراً وہ لوگ جوابی
کارروائی کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی ضمن میں

ایک بہت اہم ہندو

اخبار کے ایڈیٹر سے ان کی ملاقات تھی اور ڈیڑھ گھنٹہ ملاقات جاری رہی۔ اس نے
جماعت احمدیہ کے متعلق تمام زاویوں سے ایک اندازہ لگایا۔ گہرے سوال کئے
اور آخر میرا اس کا تاثر یہ تھا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ زمانہ جماعت احمدیہ
کے غلبے کا زمانہ ہے۔ اب وہ ایک صاحب بصیرت انسان ہے۔ اس پہلو
سے اس نے یہ بات کہی۔ پس یہ بات تو بہر حال سچی ہے لیکن اس لئے نہیں
کہ اس نے کہی ہے۔ اس لئے کہ خدا کی تقدیر میں یہ بات ہمارے افق پر لکھی
ہوئی دکھائی دے رہی ہے اور اس نے افق کی تحریر پڑھی ہے اس کی پیشگوئی
پوری نہیں ہوگی خدا کی تقدیر پوری ہوگی لیکن پڑھنے والے افق کی
تحریریں پڑھ لیا کرتے ہیں۔ جو صبح صادق کے آثار دیکھ کر یہ پیشگوئی کر دیں
کہ دن ضرور طلوع ہوگا۔ دن تو ضرور طلوع ہوتا ہے لیکن ان کی پیشگوئی کی وجہ
سے نہیں بلکہ اس لئے کہ انہوں نے صبح صادق کے آثار کو دن چڑھنے
سے پہلے دیکھ لیا ہوتا ہے۔ پس اس وقت دنیا میں ایسے ممالک ہیں
بھی جہاں جماعت کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور غیروں کا بہت وسیع
غلبہ ہے جیسے ہندوستان ہے۔ وہاں کے باشعور لوگ بھی آج ان
آثار کو پڑھنے لگے ہیں جو کل کے مستقبل کے جماعت احمدیہ کے
عظیم غلبے کی خبر دے رہے ہیں۔ پس اس رمضان میں اس غلبے
کے لئے بھی تیاری کریں اور جہاں لقاء کی دعائیں مانگیں وہاں یہ
بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے ساری دنیا میں صاحب
لقاء بندے پیدا کر کے خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش
کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

زیارت قادیان دارالامان

بر موقع جلسہ سالانہ جوبلی سنہ ۱۹۸۹ء

تعارف

مکہ و یثرب کا مولا ہے خدائے قادیاں　　　ہے غلام مصطفیٰ ہی پیشوائے قادیاں
مہدی و عیسیٰ کی ہر ایک پیشگوئی سے مراد　　　ربّ کعبہ کی قسم ہے میرزائے قادیاں
قادیاں ہے قلعۂ دینِ محمدؐ ہند میں　　　معجزہ ہے اس علاقے میں فضائے قادیاں
قادیاں کو جو مٹانے کے لئے اُٹھے تھے لوگ　　　کاش دیکھیں آن کر شانِ بقائے قادیاں
آئیں دیکھیں آن کر شیخ بٹالہ کے مرید　　　دینِ احمدؐ سے جو ہے عشق و وفائے قادیاں
اب بہتر قسم کا اسلام یاں خاموش ہے　　　نعرۂ اسلام ہے بانگِ درائے قادیاں
مشرقی پنجاب میں اب ایک ہی اسلام ہے　　　ہاں وہی سمجھا گیا جو رہنمائے قادیاں

مقاماتِ مقدسہ

ایک اندھیارے سمندر میں منارۃ المسیح　　　ڈالتا ہے دور تک نور و ضیائے قادیاں
انقلاباتِ زمانہ پر اثر انداز ہے　　　مرجعِ اہل صفا بیت الدعائے قادیاں
اقصیٰ و مسجد مبارک کی نمازوں کا سرور　　　وہ مئے وصل و بقا ہے جو پلائے قادیاں
مہبط انوار و رحمت وہ مسیحا کا مزار　　　ایک تعویذِ محبت ہے برائے قادیاں
آج بھی ہے قلعۂ محفوظ وہ بیت المسیح　　　جو کہ تعویذِ حفاظت ہے برائے قادیاں
مولد و مسکن بنا جو مہدیٔ موعود کا　　　جس سے رہتی ہے معطر سب فضائے قادیاں
میرزا ہے جانشینِ حضرتِ ختم الرسلؐ　　　دینِ احمدؐ پہ ہی قائم ہے بنائے قادیاں

درویشانِ قادیاں

ان کے پاس آتی ہے دنیا یہ اُدھر جاتے نہیں　　　یاں کے درویشوں میں ہے رنگِ غنائے قادیاں
ہے امیرِ قادیاں شہزادۂ عالی نسب　　　دیکھئے اکرد سیم مر لقائے قادیاں !!!۔
جو ہرا خلاص و تقویٰ زیورِ درویش حق　　　ہم نے دیکھا ہے یہ لعلِ بے بہائے قادیاں
خدمت و الفت میں ان کا کوئی ثانی ہی نہیں　　　بے مثل ہے اس لئے الفت سرائے قادیاں

برکات و کرامات

گونجتی ہے ساری دنیا میں صدائے قادیاں　　　ابتدا یہ ہے تو کیا ہے انتہائے قادیاں
سوز و سازِ قادیاں یادِ خدا عشقِ رسولؐ　　　کیف آگیں جس سے ہیں صبح و مسائے قادیاں
آج ہم بیالیس برسوں بعد پہنچے ہیں یہاں　　　ہاں انہی کوچوں میں جو ہیں کوچہ ہائے قادیاں
قادیاں کی بات ہی کچھ اور ہے بھائی مرے　　　بھول سکتا ہی نہیں جو دیکھ آئے قادیاں
قادیاں کا رنگ رنجوہ ہرا بھی گہرا نہیں　　　اور گاڑھا چاہیئے رنگِ حنائے قادیاں
قادیاں کے عشق میں ہر پیر کامل کمٹ مرا　　　ایسے ہونے چاہیئں رنگیں قبائے قادیاں
دیکھئے لہرا رہا ہے آج کل کس شان سے　　　ایک سو بائیس ملکوں میں لوائے قادیاں
رحمتیں اور برکتیں یاں پہ برستی ہیں مدام　　　گو بظاہر ہیں وہی ارض و سمائے قادیاں
مصلح موعودؓ کے مضراب نے چھیڑا اسے　　　ہوگیا یہ سازِ دل نغمہ سرائے قادیاں

بادشاہِ قادیاں کو ہے گدا راجہ مگر
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں

طالبِ دعا :۔۔ راجہ نذیر احمد ظفر

بوڑھے والدین کی خدمت

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

(۱)۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بڑا بدقسمت ہے وہ شخص۔ بڑا بدقسمت ہے وہ شخص۔ بڑا بدقسمت ہے وہ شخص۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون شخص ہے بڑا بدقسمت۔

آپ نے فرمایا سب سے بڑا بدقسمت وہ شخص ہے۔ جسکی موجودگی میں اس کے ماں باپ بوڑھے ہو جائیں اور پھر وہ ان کی خدمت نہ کر کے جنت حاصل نہ کر سکے۔

(۲)۔ خدمت سے مراد یہ نہیں کہ بوڑھے ماں باپ کو اپنے آپ سے دور الگ چھوڑ کر تحفے بھجوا دیئے جائیں۔ خدمت سے مراد یہ ہے کہ بڑھاپے میں اُن کو اپنے پاس رکھ کر نگہداشت کی جائے کیونکہ بڑھاپے میں انتہائی جسمانی اور نظر کی کمزوری کی وجہ سے وہ دوسرے انسان کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ اور یہ کام خونی رشتہ دار کے علاوہ کوئی دوسرا فرد نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے اولاد کو یہ نصیحت کی گئی ہے

(از مکرم عبد الرحیم صاحب یونس کمرہ دارالضیافت ۱۰)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سلسلہ میں اولاد کو بہترین رنگ میں اپنے فرائض انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ بوڑھے والدین کی بھی قرآن کریم احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عملی نمونہ سے ذمہ داری ہے کہ اولاد کے لئے متضرعانہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد کو احسن رنگ میں والدین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین ——— (ایڈیٹر)

خصوصی درخواستِ دعا

یادگیر سے نمائندہ "بدر" محترم قریشی محمد عبد اللہ صاحب نے بعض احباب کے لئے درخواست دعا کی ان احباب کرام نے بسلسلہ شادی، ولادت اور دوسرے مواقع پر امانت بدر میں رقوم ادا کر کے خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے ان کے لئے قارئین کرام سے درخواست دعا ہے (ایڈیٹر)

مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگہ	۱۰/-	مکرم عبد السلام صاحب گڈے	۴۰/-
مکرم دادا بھائی صاحب	۵/-	" سیٹھ محمد ذکریا صاحب	۱۰۰/-
" شیخ چاند صاحب گڈے	۲۰/-	" عبد الشکور صاحب ہوڈری مع عزیزہ بیگم صاحبہ	۲۵/-
" عبد السلام صاحب گڈے	۵/-	" عبد القادر صاحب شحنہ مع عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ	۲۵/-
" شریف احمد صاحب	۵/-	مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ	۲۵/-
" مبارک احمد صاحب رضیہ بیگم صاحبہ	۲۰/-	مکرم احمد اللہ صاحب گڈے	۲۵/-
" مجیب الرحمٰن صاحب ہوڈری ریحانہ بیگم صاحبہ	۲۰/-	" عبد العظیم صاحب گلبرگہ	۳۵/-
" عبد العزیز خان صاحب	۲۵/-	" رحمت اللہ صاحب جینا	۲۵/-
" حفاظت اللہ صاحب جینا والد رحمت اللہ صاحب "	۱۰/-	مکرمہ امۃ الکلیم صاحبہ	۱۰/-
" حفیظ اللہ خان صاحب لاڑجی	۱۱۰/-	مکرم محمد خواجہ صاحب .... شورا پوری	۵/-
" نعیم احمد صاحب سگری	۱۰/-	" محمد سلیم صاحب جینا	۱۰/-
" منصور احمد صاحب	۱۰/-	" مسابر احمد صاحب	۴۰/-
" خلیل احمد صاحب ٹیلر گلبرگہ	۱۰/-	[illegible]	
" منصور احمد گلبرگہ	۱۰/-	اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو بہترین جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین	

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء

دوسری و آخری قسط

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فیضانِ ختم نبوّت جاری ہے

از:- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

قیامِ توحید:- اب قیام توحید اور اصلاحِ خلق کی عظیم الشان ذمہ داری آپ کے کندھوں پر آن پڑی تھی اور جب احکامِ الٰہی کا نزول تیز بارش کی طرح ہونے لگا اور ایک کامل شریعت کا قیام عمل میں آنے لگا تو اللہ رحمان و رحیم نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا :-

یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ ۔ (المائدہ ۶۸)

یعنی اے میرے پیارے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اس پیغام کو جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے لوگوں تک پہنچا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا جیسا کہ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے تو تیرے بارہ میں یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

محبوب الٰہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو پہلے ہی خدا کے عشق میں مخمور تھے کچھ توقف نہ فرمایا اور اپنے آپکو خدا کے حکم پر جان نثار کر دی اور اس کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے میں اپنی جان پر اس قدر دکھ اٹھایا کہ انبیاء و سابقین میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ خدا تعالیٰ نے بھی آپ کی فرض شناسی اور اس کی بجا آوری سے اس قدر متاثر ہوا کہ آپ کا دکھ اس سے نہ دیکھا گیا اور بول اٹھا:۔

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۔ (الشعراء)

کہ اے میرے محبوب! میں مانتا ہوں کہ میں نے ہی تجھے حکم دیا تھا کہ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مگر تو نے تو حد ہی کر دی۔ مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں تو اس غم میں کہ یہ سب کیوں مومن نہیں بن جاتے اپنی جان ہی کو ہلاک نہ کر بیٹھے۔

احباب کرام! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جن مساعی جمیلہ پر خود خدا تعالیٰ نے پیار کی نظر ڈالی ہو اور اسے قابل تقلید نمونہ قرار دیا ہو کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ وہ کوئی معمولی نوعیت کی مساعی ہوگی؟ ہرگز نہیں بلکہ جیسے ہی خدا کا حکم صادر ہوا علَمِ توحید کو مکہ کی فضاؤں میں بلند کر دیا اور ہرگز اس بات کی پرواہ نہ کی کہ اس کے نتیجہ میں کیا کیا بلا سر پر آوے گی۔ چنانچہ خدا کی محبت کے پاداش میں آپ کو سخت سے سخت اذیتیں دی گئیں۔ آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔ راہ چلتے سرِ مبارک پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا۔ گھر کے صحن میں گندی اور بدبو دار آلائشیں پھینکی گئیں۔ خدا کے حضور سجدہ کی حالت میں پشتِ مبارک پر اونٹ کی غلیظ اوجھڑی رکھی گئی۔ ان جسمانی اذیتوں کے باوجود بھی جب آپ کی سرگرمیوں میں ذرہ بھر بھی کمی نہ آئی تو دشمنوں نے ذہنی اذیتوں کا سلسلہ جاری کر دیا چنانچہ راہ چلتے آپ پر آوازیں کسی گئیں۔ کوئی مذمم کہتا اور کوئی کہتا کہ آپ شاعر ہیں۔ کوئی مجنون کہتا اور کوئی کہتا کہ آپ جادوگر ہیں۔ جب دشمن اپنے ان ناپاک حملوں سے بھی توحید کی صداؤں پر قابو نہ پا سکا تو دُنیا کی لالچ کے تحائف کو بطور ایک کارگر ہتھیار کے آپ کے سامنے پیش کیا۔ مگر خدا کے عشق میں مخمور ہمارے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ

”خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لا کر رکھ دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں رہوں گا اور اپنے کام میں لگا رہوں گا حتیٰ کہ خدا اسے پورا کرے یا میں اس کوشش میں ہلاک ہو جاؤں۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جواب نے کفارِ مکہ کی اُمیدوں پر پانی پھیر دیا اور ان کا دل اور جل گیا۔ چنانچہ انہوں نے انسانیت سوز مظالم کا سلسلہ جاری کیا۔ آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کر دیا اور آپ تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور ہو کر رہ گئے مگر قیامِ توحید کا عظیم تر کام جاری رہا اور مخالفت کی ان آندھیوں اور طوفانوں میں بھی نعرہ ہائے توحید کی صداؤں کو ہر کوئی سُن سکتا تھا۔ قریشِ مکہ کا یہ تیر بھی جب عبث اور بیکار ہو گیا تو پھر کفر نے انہیں اتنا نیچے گرا دیا کہ یہ رحمۃ للعالمین کے قتل پر آمادہ ہو گئے۔ قتل کے ارادہ سے آپ کے مکان کا محاصرہ کیا مگر اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

اللہ جل شانہ نے اپنے وعدہ کے مطابق کہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ آپ کو ان کے بد ارادوں سے محفوظ رکھا۔ کفارِ مکہ کے ظلم و ستم کی انتہا ہو چکی تھی۔ اس لئے آپ نے منشاء الٰہی کے مطابق اپنے عزیز وطن مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا قصد فرمایا۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو خیال تھا کہ یہاں پُرسکون ماحول میں اشاعتِ توحید کا کام بغیر دخل کے سرانجام پائے گا مگر یہاں بھی کفار نے آپ کو چین و سکون سے نہ رہنے دیا۔ مختلف جنگوں اور غزوات میں آپ کو گھسیٹا حالانکہ ہر صاحب نظر یہ خوب جانتا ہے کہ رحمۃ للعالمین کو ان جنگوں اور غزوات سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ جنگِ بدر، جنگِ اُحد اور جنگِ احزاب کی بڑی بڑی لڑائیوں کے علاوہ تقریباً ۲۵ مہمات میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ان حالات میں اشاعتِ توحید کے کام میں رکاوٹ کا پیدا ہو جانا ایک قدرتی بات تھی۔ لیکن اس وقت جبکہ ہجرت کا چھٹا سال شروع ہوا تو خدا کے فضل سے غیب سے تبلیغِ حق اور اشاعتِ توحید کے لئے سامان مہیا کر دیا۔ صلح حدیبیہ کی ایک عملی تصویر سامنے اُبھر کر آئی۔ جس کے نتیجہ میں ملک میں عارضی طور پر امن کی صورت پیدا ہو گئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ سے بھرپور فائدہ اُٹھایا اور قیامِ توحید کے لئے تبلیغ کا ایک ایسا جال بچھایا کہ انبیاء سابقین کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ چونکہ آپ بلا اختلاف مذہب و ملت تمام نسلِ انسانی کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کئے گئے تھے اس لئے آپ نے ہر ایک کے سامنے جامِ توحید پیش کیا۔ جس کا نتیجہ اس شکل میں ظاہر ہوا کہ کثرت سے سعید روحیں علَمِ توحید کے نیچے جمع ہونے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہوا کہ جس کا تصور بھی اس سے پہلے ممکن نہ تھا۔ امن و سکون کے ماحول میں اشاعتِ توحید کا یہ سلسلہ تقریباً دو سال تک جاری رہا۔

یہاں تک کہ ہجرت کا آٹھواں سال آگیا اور رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپنی پوری برکتوں کے ساتھ گزر رہا تھا کہ یکا یک ایک ایسا واقعہ دُنیا کے پردہ پر رونما ہوا کہ جس نے حق و باطل میں فیصلہ کر کے رکھ دیا۔ قریشِ مکہ کی معاہدہ شکنی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدسیوں کے ساتھ فاران کی چوٹیوں سے جلوہ نمائی کرتے ہوئے فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور یوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو گئی۔ یہ دن کفارِ مکہ پر نہایت ہولناک اور خوفناک تھا۔ کیونکہ یہ خونی اور مجرم تھے۔ مگر اسی رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز ان کے کانوں میں پڑی کہ ”جاؤ جاؤ تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا تمہیں آزاد کیا جاتا ہے“۔ وہ چونک پڑے اور ان کا شرک اور کفر کا عقیدہ اسی گھڑی پاش پاش ہو کر رہ گیا پھر وہ علمِ توحید کی طرف لپکے اور ہمیشہ کے لئے اسی کے ہو کر رہ گئے۔ عفوِ عام کے شاہانہ اعلان کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مقدس گھر کی طرف بڑھے جو لوگوں کے لئے توحید کا چشمہ تھا۔ اُسے بتوں کی آلائش سے اس طرح

پاک و صاف کیا کہ پھر چشمہ توحید اس سے کبھی آلودہ نہیں ہوا اور نہ آئندہ قیامت تک کبھی ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

پس ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مرضی اور اس کی خواہش میں محو اور فنا ہو کر اور تمام تر ذلتوں اور مصیبتوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارہ کر کے اپنے مولا کا حکم بجا لائے اور قطعاً اس بات کی پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آئے گی اور دنیا سے اس وقت تک رخصت نہ ہوئے جب تک یہ نہ دیکھ لیا کہ نور توحید سے دنیا کا چپہ چپہ روشن ہو گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں .... ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ ہمیں میسر آیا ہے“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ و صفحہ ۱۱۶)

آنحضرت کا اعلیٰ و ارفع مقام

اللہ جل شانہ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی راہ میں فنا پا کر اور اپنے پر قربان دیکھ کر آپ کو ایسا اعلیٰ و ارفع مقام عطا کیا اور تمام اولین و آخرین انبیاء پر ایسی ایسی فضیلتیں بخشیں اور اس طور پر اپنا قرب عطا کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی بھی آپ کے امتی

کہلانے کی تڑپ پیدا ہو گئی۔ تمام انبیاء کرام کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے جو امتیازی شان آپ کو عطا کی اس کا اظہار خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر بایں الفاظ فرمایا۔ مسلم کی حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

”اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاءؑ کے مقابلہ میں مجھے چھ باتوں میں فضیلت اور امتیازی شان بخشی ہے۔ اور فرمایا کہ:۔

اوّل ـــ اللہ تعالیٰ نے مجھے حقائق و معارف کے جامع کلمات عطا کئے ہیں۔

دوم ـــ رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔

سوم ـــ میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں۔

چہارم ـــ میرے لئے ساری زمین پاک و صاف مسجد اور جائے عبادت قرار دی گئی ہے۔

پنجم ـــ مجھے ساری مخلوقات کی طرف بھیجا گیا ہے۔

ششم ـــ مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔

(مسلم کتاب المساجد)

چونکہ آج کے اس مبارک جلسہ میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت مضمون فیضان ختم نبوت جاری رہے گا کے تعلق سے مجھے مختصراً عرض کرنا مقصود ہے۔ اس لئے مؤخر الذکر دونوں فضیلتوں کے بارہ میں وقت کی رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کچھ عرض کروں گا۔

فیضان ختم نبوت کی عالمگیر حیثیت

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امتیازی شان کو ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری مخلوقات کی طرف بھیجا ہے۔ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ آپ سے قبل جتنے بھی نبی دنیا میں مبعوث کئے گئے وہ سب کے سب کسی خاص قوم یا خاص ملک کی طرف بھیجے گئے اور ان سب کا فیضان بھی ان کی قوم یا ملک تک ہی محدود رہا۔ لیکن وہ نور اور ہدایت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر بھیجا گیا وہ کسی قوم یا ملک کے لئے خاص نہ تھا بلکہ تمام

نوع انسانی کے لئے عام تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ آپ کی عالمگیر حیثیت کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورہ انبیاء ۱۰۸)

کہ اے رسول کریم! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے تمام کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اور ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ (سورہ السبا)

کہ اے میرے حبیب! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔ اس لئے تو بھی لوگوں میں اعلان کر دے۔

قُلْ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ (سورۃ اعراف ۱۵۹)

کہ اے لوگو! میں اپنے رب کے حکم سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں کسی خاص قوم یا ملک کے لئے نہیں بلکہ تمام نوع انسانی کے لئے اللہ کا رسول اور سدا بہار رحمت بن کر آیا ہوں۔

پس چونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمگیر نبوت سے سرفراز کر کے مبعوث کیا ہے اور رحمۃ للعالمین کے منصب پر متمکن فرمایا ہے۔ اس لئے آپ کا فیضان زمان و مکان کی قیود سے بالاتر سب کے لئے یکساں عام ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور دراصل آفتاب عالمتاب کا طلوع ہے کہ جس کی جلوہ ریزیوں اور ضیا پاشیوں سے آج دنیا کا چپہ چپہ روشن ہے۔ اور اس کی شعاعیں قیامت تک تاریکی کے جگر کو پھاڑ کر اس عالم کو منور کرتی رہیں گی۔ بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام آقائے دو جہاں کی عالمگیر حیثیت کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں:۔

”جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں

اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے نہ کسی خاص قوم سے اور خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی وہ کامل اور عام ہمدردی کی تعلیم دی ہے کہ کسی دوسرے رسول کو ہرگز نہیں دی۔“

(چشمۂ معرفت خاتم الکتاب صفحہ ۱۶)

(باقی آئندہ)

درخواست دعا

★ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی صحت میں کمزوری بہت ہو گئی ہے پیشاب کی زیادتی کی تکلیف بھی لاحق ہے۔ نسیان کی شکایت بھی ہے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت و سلامتی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے دینی و دنیوی ترقیات اور انجام بخیر ہو۔ موصوف کا وجود بڑا قیمتی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان کرام و احباب سے خصوصی درخواست دعا ہے۔

★ محترم سیٹھ صاحب کی صاحبزادی عزیزہ مبارکہ بیگم اہلیہ عزیز محترم عبد العزیز خاں صاحب کا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری ہے اور سر میں درد بھی ہو جاتا ہے اپریشن کامیاب ہوا ہے۔ موصوفہ کے لئے رمضان المبارک میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

★ محترم محمد فیروز الدین صاحب انور کلکتہ سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازے جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ حق و صداقت کا ساتھی بنائے۔ خدمت سلسلہ میری قسمت میں لکھ دے۔

ولادت

مکرم حافظ سعید احمد صاحب معلم وقف جدید مقیم پا فٹ پادراس (راجستھان) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو اپنے فضل سے تین بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ”دلشاد احمد“ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ظہیر احمد خادم قادیان

اٹک میں مرحومہ احمدی خاتون کی تدفین پر مولویوں کا شر پسندانہ اقدام

از مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ

۷ جنوری ۱۹۹۰ء کو جہلم میں ہماری ایک احمدی خاتون ہمشیرہ ملک منیر احمد ایڈووکیٹ مرحوم وفات پاگئیں ان کا آبائی گاؤں "سروالہ" تھا جو اٹک سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اسی لئے ان کا جنازہ ان کے آبائی گاؤں لایا گیا گاؤں میں ان کی غیر احمدی برادری موجود ہے ان کا جنازہ آبائی قبرستان میں جو کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مشترک ہے دفن کر دیا گیا۔ اٹک کے احمدی احباب جنازہ میں شامل ہوئے برادری نے جو کہ غیر احمدی ہے پورا تعاون کیا لیکن عین جنازہ کے موقعہ پر اٹک شہر سے مدرسوں کے چند طالب علم وہاں پہنچ گئے اور یہ مطالبہ شروع کیا کہ نعش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے پولیس موقعہ پر موجود تھی گاؤں کے سرکردہ لوگوں نے کہا کہ یہ ہمارے گاؤں کا معاملہ ہے اور ہمیں دفن کرنے پر ہرگز کوئی اعتراض نہیں لہذا کسی اور کو شکایت نہیں ہونی چاہئے مگر ان شرارتی لوگوں نے جنازے میں مداخلت شروع کی اس پر گاؤں والے سخت مشتعل ہو گئے اور ہاتھا پائی تک نوبت آگئی مگر پولیس نے الگ کر دیا اور شرارتی لوگوں کو وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا ان لوگوں نے واپس اٹک پہنچ کر ایک جلوس نکالا اور ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب امیر جماعت اٹک کی دکان پر پتھراؤ کیا جس سے معمولی نقصان ہوا اس کے بعد یہ جلوس تھانے گیا اور جماعت احمدیہ کے افراد کے خلاف رپورٹ درج کرائی پولیس والوں کو صورت حال کا علم تھا اس لئے انہوں نے مزید کسی کارروائی سے انکار کر دیا چنانچہ یہ شر پسند لوگ ڈی سی اور ایس پی پولیس کے پاس گئے اور مطالبہ کرتے رہے کہ جنازہ وہاں سے اکھاڑا جائے۔

رپورٹ میں شر پسندوں نے کہا ہے کہ احمدی خاتون کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۴ء کے قانون کے مطابق احمدی مسلمانوں کے طریقہ کے مطابق جنازہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں اسباب کا ذکر یہ کیا کہ جب انہیں پتہ چلا کہ احمدی نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہتے ہیں تو وہ قاری سعید الرحمٰن وزیر عشر و زکوٰۃ کے پاس پہنچے جنہوں نے پولیس کو پیغام بھجوایا کہ احمدیوں کو نماز جنازہ نہ پڑھنے دیا جائے اور نہ ہی نعش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے دیا جائے اس کے باوجود جب ہم جائے وقوعہ پر پہنچے تو دیکھا کہ قادیانیوں نے سرعام ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پولیس کی موجودگی میں نماز جنازہ پڑھی۔ پولیس نے بجائے ان کو روکنے کے ہمیں وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا انہوں نے یہ بھی لکھا کہ نعش پر چادر تھی جس پر کلمہ طیبہ اور آیت الکرسی تحریر تھی جو کہ آئین کی خلاف ورزی ہے انہوں نے درخواست کی کہ احمدیوں کے خلاف کارروائی کی جائے چنانچہ ۹ احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا دوسری طرف سروالہ گاؤں کے نمبردار ممبر یونین کونسل اور پانچ چھ دیگر سرکردہ افراد نے بھی پولیس میں رپورٹ درج کرائی جس میں کہا گیا کہ مرحومہ نمبردار کی بیوی وجہ تقبیص مرحوم کے نانا۔ نانی دادا دادی بھائی اور دیگر رشتہ دار اسی قبرستان میں دفن ہیں گاؤں والوں کو احمدیوں کی تدفین پر کوئی اعتراض نہیں اٹک سے آکر ان لوگوں نے گاؤں میں شرارت کی ہے۔

ادھر شہر میں مولویوں نے ہنگامہ کرانے کی کوششیں تیز تر کر دیں جگہ جگہ اشتہار لگائے گئے کہ مسلمانوں کے قبرستان میں احمدی خاتون کو دفن کرنے سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اخبارات میں دھمکی آمیز بیانات شائع کرائے گئے جلوس مرتب کئے گئے مساجد میں تقاریر کی گئیں انتظامیہ کو وارننگ دی گئی کہ نعش کو اکھاڑا جائے ورنہ نتائج سنگین ہونگے اعلیٰ پولیس افسران کے پاس وفود بھجوائے جاتے رہے اس کے نتیجہ میں تین احمدی نوجوانوں عبد الصمد صاحب ابن ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب، ملک سعید احمد (جو مرحومہ کے بھائی ہیں) اور ملک ظہیر احمد صاحب (جو مرحومہ کے بھتیجے اور ملک منیر احمد ایڈووکیٹ مرحوم کے بیٹے ہیں) کو دفعہ 295/A مذہبی جذبات مجروح کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا اور ڈپٹی کمشنر اٹک نے احمدیوں کو پیغام بھجوایا کہ مورخہ ۲۴ جنوری ۹۰ء کی شام چھ بجے تک متوفیہ کی میت کو وہاں سے نکال لیا جائے گاؤں والوں نے بھر کوشش کی اور بتایا کہ متوفیہ ہماری رشتہ دار تھی اس کے بزرگ اسی قبرستان میں مدفون ہیں اور اس کی تدفین پر گاؤں والوں کو کوئی اعتراض نہیں مگر اس کے باوجود ڈی سی صاحب نے مولویوں کے دباؤ میں آکر نعش کو اکھیڑنے کا حکم جاری رکھا اس حکم کے خلاف مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ صاحب نے ہائی کورٹ کے پنڈی بنچ میں درخواست دائر کر کے STAY آرڈر لے لیا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ گاؤں والے قبر کشائی کے سلسلہ میں گولڑہ شریف سے فتویٰ لینے گئے انہوں نے زبانی تو قبر کشائی کا فتویٰ دے دیا مگر لکھ کر دینے کو تیار نہ ہوئے راجہ بازار راولپنڈی کے مدرسہ تعلیم القرآن نے گاؤں والوں کو لکھ کر فتویٰ دیا کہ مرحومہ کی قبر کشائی جائز نہیں مگر ختم نبوت کے علماء اسی بات پر مصر ہے کہ نعش کو وہاں سے اکھڑوا کر دم لیں گے۔

اس مخالفت میں جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر علماء نے مذموم کردار ادا کیا وہاں ایک مولوی رمضان علی علوی بھی تھا جو مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا ممبر تھا اور ایک عرصہ سے راولپنڈی میں جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفانہ کارروائیوں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

منقولات

اس مضمون میں مولوی محمد رمضان علوی کا نام آیا ہے یہ ایک احراری اور ختم نبوت کا شر پسند لیڈر تھا اس موقعہ پر ان کی عبرت ناک ہلاکت کس طور سے ہوئی روزنامہ جنگ۔ راولپنڈی اشاعت ۱۵ فروری ۹۰ء سے متعلقہ حصہ پیش خدمت ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان شر پسند ختم نبوت کے علماء کی قبیح حرکتوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین ——— (ایڈیٹر)

"اوائل عمر ہی میں آپ پنجاب کے مخلص اور غیور سیاسی کارکنوں کی جماعت "مجلس احرار اسلام" سے نہ صرف وابستہ تھے بلکہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری آپ کو بچوں کی طرح چاہتے .... مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی شوریٰ کے ممبر زندگی کے آخری مرحلہ تک رہے تو اس سلسلہ میں قائم کی گئی مجلس عمل کے پنڈی میں سرگرم عمل رہے۔ ۱۹۶۹ء میں مشہور مرزائی رہنما ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کرنے والے محمد اسلم قریشی اور اسلام آباد میں بعض مساجد کے بلاکوں پر قادیانی حضرات سے مقدمہ کی ذمہ داری آپ پر تھی اس سلسلہ میں راولپنڈی کے معروف وکیل راجہ محمد ظفر الحق سے آپ کی ۱۹ سال رفاقت رہی............ مولانا مرحوم ۱۶ جنوری کو نماز مغرب کے بعد مجلس ختم نبوت پنڈی کے مبلغ کے ہمراہ کوہاٹی بازار تشریف لے گئے مقصد کوہاٹی بازار کے سامنے مولانا قاضی اسرار الحق سے ملنا تھا تاکہ ضلع اٹک میں ایک قادیانی خاتون کی مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین کے ضمن میں پیدا ہونے والی صورت حال پر مشورہ ہو سکے لیکن مری روڈ کراس کرتے ہوئے ایک غیر محتاط گاڑی کی زد میں آگئے سر میں چوٹ لگی جس پر پانچ ٹانکے لگے اور ۱۷ جنوری کی شام سر کی چوٹ کے سبب چہرے پر سوجن کے سبب ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں داخل کرا دیا جہاں رات گیارہ بجے تک بچوں سے باتیں کرتے رہے آخر میں قبلہ رخ اور وقت معلوم کر کے خاموش ہو گئے اور ۱۸ جنوری رات ٹھیک دو بجے اللہ کو پیارے ہو گئے۔"

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۵ فروری ۹۰ء)

ہم اپنے پیارے مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ پر غور فرمائیں سوچیں اور جاگیں اور انسانی قدروں کو پہچانیں اور اپنے ضمیر کی آواز کو بلند کریں اور ان نام نہاد مجلس ختم نبوت کے علماء کو بتائیں کہ اسلم قریشی نے اپنے عمل و کردار سے جماعت احمدیہ کے مقابل پر انکو جو ذلیل و خوار کیا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی ؏

شرم تم کو مگر نہیں آتی

صدر انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان دارالامان میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی جاوید اقبال اختر صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت حلقہ مسجد مبارک

مورخہ ۲۳ر مارچ ۱۹۹۰ء بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ میں سوا سات بجے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا بابرکت انعقاد ہوا۔ مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں مرد و زن نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ جلسہ کا آغاز عزیز حافظ مخدوم شریف متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ازاں بعد مکرم سید عبد الغنی صاحب آف برہمپورہ نے مخصوص انداز سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؏

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار پڑھ کر سنایا

پہلی تقریر مکرم مولوی محمد نسیم خاں صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے بعنوان "قرآن مجید احادیث اور کتب سابقہ کی روشنی میں مسیح موعود کا مقام" بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید احادیث، سابقہ کتب اور ائمہ سلف کے اقوال میں پائی جانے والی پیشگوئیاں تفصیل کے ساتھ بیان فرمائیں اور گیتا، بائبل، انجیل، گرنتھ صاحب۔ قرآن کریم اور اقوال بزرگان سلف سے مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں کی جانے والی پیشگوئیوں اور آپ کے مقام پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے "صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور منکرین مسیح موعود کا انجام"۔ کے عنوان پر کی تقریر شروع کرنے سے قبل آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے ہم کو جماعت احمدیہ کی صد سالہ تقریب دیکھنی نصیب کی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم کو ان لوگوں میں سے بنایا جو مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان لائے اور ہم کو ان لوگوں کے ساتھ شامل کیا جو مامور من اللہ پر ایمان لائے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہماری زندگیوں میں اسلام کو غلبہ عطا فرمائے اور حضور ایدہ اللہ کے دورِ خلافت میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نا ماننے والوں کی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نا ماننے والوں کی طرح تین قسمیں ہیں کچھ وہ لوگ ہیں جو حضرت ابو طالب کی طرح آپ پر ایمان تو نہ لائے لیکن ہر وقت آپ کی مدد کرتے رہے دوسرے وہ لوگ ہیں جو ابوجہل کی طرح آخری دم تک بھی ایمان نہ لائے لیکن بعد میں ان کی نسل کو ماننے کی توفیق ملی اور کچھ لوگ تھے جو حضرت عمرؓ کی طرح شروع میں شدید مخالف تھے لیکن ایمان لا کر خدمت اسلام کی توفیق ملی۔ آپ نے تقریر کے آخر میں شدید ترین مخالفین احمدیت کے نام پیش کر کے ان کے بد انجام پر بھی روشنی ڈالی۔ ازاں بعد

عزیز عطاء اللہ ناصر نے "درویشان قادیان کے نام" ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی تیسری اور آخری تقریر "مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" عنوان پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے کی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کو دو اہم مناصب مسیح مہدی پر فائز کر کے مبعوث فرمایا تھا اور مسلمان بدقسمتی سے دو الگ وجود سمجھ بیٹھے تھے حالانکہ حدیث نبوی میں بتا دیا گیا تھا کہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں (ابن ماجہ) آپ کو مہدی قرار دیا گیا تھا اور حدیث نبوی کے مطابق آپ نے حکم و عدل کے منصب کے مطابق اہم اصلاحی فیصلے کئے بیرونی طور پر اسلام پر حملے دیگر اقوام کی طرف سے ہو رہے تھے جن میں سے خاص حملہ عیسائیوں کا تھا اور اس لحاظ سے آپ نے بحیثیت مسیح اس صلیب کو توڑا جس پر مسیح کو لٹکایا گیا تھا۔ ان ہر دو صفات کا تذکرہ کرنے کے بعد آپ نے مسلمانوں کے غلط عقائد کی تردید کی جس میں سے نمایاں اور اہم یہ ہے کہ مسلمان خدا تعالیٰ کی صفت تکلم و قبولیت دعا کے منکر تھے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

قرار دادِ تعزیت

رپورٹ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مرحوم ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۹۰ء کو وفات پا گئے ہیں۔ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن"

مولانا صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جید عالم۔ کامیاب مبلغ اور خوش بیان مقرر تھے۔ ۱۹۳۸ء تا ۱۹۹۰ء باون سال تک آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں تدریس کی خدمات جلیلہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

ابتدائی آٹھ سال مدرسہ احمدیہ میں تدریس کی خدمات سرانجام دیں اس کے بعد عرصہ ۲۶ سال تک ہندوستان کے مختلف علاقوں میں خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغی و تربیتی فرائض کی بجا آوری کے علاوہ بیرون ہند فلسطین میں بھی دو سال تک خدمات کی توفیق ملی مزید برآں نظارت امور عامہ اور نظارت دعوت و تبلیغ میں بطور ناظر ایڈیشنل ناظر خدمات پر مامور رہے نیز قضا بورڈ اور نگران بورڈ بدر کی صدارت کے فرائض بھی آپ کے سپرد رہے ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی متعدد جماعتوں میں اپنے علم و فضل اور خدمات کے سبب بہت مقبول تھے۔ مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو پورا فرمائے اور جنت الفردوس اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ سے اتفاق ہے مرحوم مولانا شریف احمد امینی صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ کی قرار داد تعزیت ریکارڈ کی جاتی ہے۔ اس کی نقول اخبار بدر اور پسماندگان کو بھجوا دی جائیں

الحاج محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے جماعت کی جانب سے قرار داد تعزیت بھجوائی ہے جس میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم کے سانحہ ارتحال پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی غیر معمولی صلاحیتیں بیان کی ہیں۔ اور بتایا ہے کہ حیدر آباد میں پہلے مبلغ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر پھر حضرت مولانا عبد المالک صاحب اور تیسرے نمبر پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی عرصہ دراز تک کام کرنے والے مبلغ تھے۔ ان بزرگان کی اعلیٰ خدمات اور دعاؤں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ حیدر آباد کو بہت فائدہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ ۲ر مارچ ۱۹۹۰ء بعد نماز جمعہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب احمدیہ جوبلی حال ملک پیٹ اور بی بی بازار میں ادا کی گئی۔

محترم جناب مشرف علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے جماعت احمدیہ کلکتہ کی قرار داد تعزیت بھجوائی ہے جس میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم کی وفات پر بہت دکھ کا اظہار کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ مرحوم ایک لمبا عرصہ تک بطور مبلغ کلکتہ میں سلسلہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔ مرحوم کی اعلیٰ صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کلکتہ کے ساتھ قریبی روابط کا ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

محترم شیخ محمد احمد صاحب سونگھڑہ سیکرٹری امور عامہ کٹک نے مرحوم کی وفات پر جماعتی قرار داد تعزیت بھجواتے ہوئے۔ بعض خوش طبعی کے واقعات لکھتے ہوئے جو مرحوم کا خاصہ تھا لکھا ہے کہ تقسیم ملک کے بعد چند چیدہ مقررین میں آپ کا شمار تھا اپنے انداز بیان میں یکتا تھے بڑے سے بڑے مجمع کو محو کر لینے کی صلاحیت تھی آپ کی شرکت جلسہ کی کامیابی کی ضمانت ہوتی تھی۔

جماعت احمدیہ پٹنہ کی جانب سے مکرم سید شبیر احمد صاحب نے بھی قرار داد تعزیت میں انہی جذبات کا اظہار کیا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

تامل ناڈو کے ساتان کلم میں

صد سالہ جشن تشکر کا اختتامی جلسہ عام

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

صوبہ تامل ناڈو میں مدراس کے بعد قائم شدہ بہت ہی پرانی جماعت احمدیہ ساتان کلم کی ہے۔ یہاں شروع شروع میں مکرم سید احمد صاحب مرحوم نے جماعت کا پودا لگایا تھا اور انہوں نے تن من دھن سے اس سلسلہ میں بے حد قربانیاں کی تھیں جس کے نتیجہ میں ساتان کلم اور اس کے گرد و نواح میں احمدیت کی روشنی پہنچنے لگی تھی۔ انہوں نے بہت ساری کتابیں تامل زبان میں تحریر کی تھیں۔ انہوں نے یہاں جماعت کے قیام کے بعد سری لنکا میں ہجرت کی۔ یہاں بھی انہوں نے دیوانہ وار تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ ۱۹۲۶ء میں وہیں وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے۔ آمین

جماعت نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ تامل ناڈو جماعتوں کا صد سالہ جشن تشکر کا اختتامی جلسہ عام ساتان کلم میں ہو۔ اس کے لئے خاکسار کی زیر صدارت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور اس کے لئے کام شروع ہوئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک بہت بڑا اشتہار شائع کر کے صوبہ کے طول و عرض میں چسپاں کئے گئے۔

مورخہ ۱۳ر کی صبح سے ہی تامل ناڈو کی تمام جماعتوں سے احباب و مستورات ساتان کلم میں پہنچنے شروع ہوئے۔ خوش قسمتی سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، اور محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو ۱۳ر مارچ کی رات کو کیرلہ سے تشریف لائے۔

پہلے اس جلسہ کے انعقاد کی اجازت مقامی پولیس اسٹیشن سے حاصل ہوئی تھی۔ لیکن اچانک ۱۴ر تاریخ کی رات کو پولیس اسٹیشن میں جماعت کے بعض عہدیداروں کو بلا کر یہ آرڈر دیا کہ مسلمانوں کی شدید مخالفت کی وجہ سے اس جلسہ کی اجازت کو واپس لیا جاتا ہے اور احمدیوں کو جلسہ کی اجازت نہیں دی جائے گی

اور لاؤڈ سپیکر کی اجازت بھی واپس لی گئی۔ نیز پولیس سٹیشن کے انچارج سرکل انسپکٹر قادر پاشاہ صاحب جو ایک مسلمان ہیں نے کہا کہ صرف اس صورت میں آپ کو بغیر لاؤڈ سپیکر کی اجازت دی جائے گی جب کہ آپ وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت مسیح موعود، خلافت یا جوج ماجوج وغیرہ آٹھ عنوانوں پر تقریر نہیں کریں گے۔ اگر اس شرط کو نکوہ کر دیں گے تب ہی اس جلسہ کی اجازت دی جائے گی۔

گویا کہ وہ ساتان کلم کو ایک چھوٹا پاکستان اور اپنے آپ کو جونئر ضیاء الحق بنانا چاہتے ہیں۔ اس شرط کو ماننے کے لئے احمدی قطعاً تیار نہیں ہوئے۔ انہوں نے D.S.P اور S.P وغیرہ سے ملاقات کر کے تمام حالات بیان کئے اس پر انہوں نے اس جلسہ کی منظوری دے دی۔

ساتان کلم سرکل انسپکٹر کا طریقہ کار یقیناً ایک جمہوری حکومت کے طریقہ کار سے بالکل مختلف تھا۔ جس کے خلاف تامل ناڈو کے تمام احمدی اپنا شدید احتجاج پیش کرتے ہیں۔ اس کانفرنس کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل پیغام از راہ کرم ارسال فرمایا تھا۔

"پیارے احباب جماعت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ صد سالہ جشن تشکر کی مناسبت سے کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور جماعت (علاقہ) مدراس کو اپنے بیش بہا فضلوں سے نوازے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کی جماعتوں میں بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہو رہی ہے۔ اور اپنی سابقہ نرم روی کی تلافی پر پوری طرح مستعد اور آمادہ ہیں۔ ایک زمانہ میں مدراس میں بھی خدا کے فضل سے جماعت کو بزرگان کی قربانیاں کرنے کی اور اخلاص اور محنت کے ساتھ جماعت کا پودا لگانے کی توفیق ملی تھی۔ ان بزرگوں کی روحیں آپ لوگوں کا انتظار کر رہی ہیں۔ آپ کوشش کریں کہ حکمت، محنت اور دعاؤں سے پیغام حق جلد از جلد سارے علاقہ میں پھیل جائے اور یہ پورا علاقہ تیزی سے نشو و نما پائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا آپ کے حق میں دوبالا شان سے پوری ہو کہ

بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد"

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

مورخہ ۱۴ر مارچ صبح ۱۱ بجے تیرونلویلی اور ناگر کوئل ضلعوں کی لجنات اماء اللہ کا ایک خصوصی جلسہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس کی زیر صدارت محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔ بہت ساری ممبرات لجنہ اور ناصرات نے نہایت عمدہ پیرائے پر تقریریں کیں۔

اس اجلاس سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مختلف تربیتی پہلوؤں کی بنیاد پر احمدی عورتوں اور بچیوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔

تربیتی اجلاس

صبح ۱/۲ ۹ بجے مسجد احمدیہ کے باہر بنائے گئے نہایت خوب صورت پنڈال میں محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولانا محمد عمر صاحب نے صد سالہ جشن تشکر کے سال میں اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کو حاصل شدہ عظیم الشان کامیابیوں اور خدا تعالیٰ کے ان گنت فضل و احسانوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو عظیم ذمہ داریوں کی طرف روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی جس میں جماعت احمدیہ کی ترقیوں کو روکنے کے لئے عالمی سطح پر کئے جانے والے منصوبوں اور ان کی ناکامیوں اور حق و صداقت کے دشمنوں کی پستیوں اور شکستوں کا نہایت پُر جذب انداز میں ذکر کر کے احمدی احباب کے ایمانوں کو جلاء بخشی۔

قرآن مجید تامل ترجمہ

اس موقع پر قرآن مجید تامل ترجمہ کی نمائش کی گئی جو حال ہی میں لندن میں طبع ہو کر یہاں پہنچ گیا تھا۔ اس کے ترجمہ اور دیگر امور کی سر انجام دہی کے لئے ایک بورڈ قائم کیا گیا تھا جس کے ممبران مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج، مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ، مکرم اے پی۔ ڈاکٹر عبد القادر صاحب، مکرم ابوبکر صاحب اور مکرم خلیل احمد صاحب تھے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعائیہ فقرات اور دستخط کے ساتھ ہر ممبر کو ایک ایک قرآن تامل ترجمہ حضور انور کی طرف سے تحفۃً حاصل ہوا۔

بیعتیں:۔ نماز ظہر و عصر کے بعد دو سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی فالحمد للہ

غرباء میں کھانے کی تقسیم:۔ دوپہر کو تمام مہمانوں کے علاوہ علاقہ کے سینکڑوں غرباء میں نہایت پُر تکلف کھانا تقسیم کیا گیا۔

جلسہ عام

اسی دن شام کو ۶ بجے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد علی صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت پر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے علامات امام مہدی علیہ السلام کے عنوان پر اور مکرم مولانا محمد عمر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت اچھے پیرائے میں تقریر کی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر ہوئی۔ آپ کی تقریر ایک غیر معمولی خصوصیت کی حامل تھی۔ آپ نے مختلف تاریخی واقعات کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے بے شمار فضل و رحمت کا ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر نے تمام سامعین پر ایک وجد کی کیفیت طاری فرما دی۔

اس کے بعد خاکسار کی صدارتی تقریر ہوئی۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ مخالفین حق و صداقت کی تمام کوششوں کے باوجود یہ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار پروفیسر مبارک احمد

صدر استقبالیہ کمیٹی ساتان کلم

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی حیدر آباد آمد

آخری صد سالہ تقاریب کے عظیم الشان جلسہ کا انعقاد

مسلم روزنامہ "سیاست" میں وسیع پیمانہ پر تشہیر

مرتبہ :۔ محترم مولانا حمید الدین شمس صاحب مبلغ انچارج آندھرا پردیش۔ حیدر آباد

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے صد سالہ جشن تشکر کی تقاریب حیدر آباد و سکندر آباد میں عظیم الشان طریق سے مشترکہ طور پر منائی جاتی رہیں۔ شاہین نگشن، پبالیس اور گاندھی بھون میں عظیم الشان اجتماعات ہوئے۔ لجنات نے علیحدہ طور پر بے انتہا محنت سے تقاریب کا سلسلہ سال بھر جاری رکھا جو قابل صد تحسین ہے۔ نیز جزوی طور پر بھی ان تقاریب کی وسیع پیمانہ پر تشہیر ہوئی۔ پریس کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی ہمارے پروگراموں کے مناظر دکھائے جاتے رہے۔ حضور پُرنور کا ارشاد تھا کہ صد سالہ جشن تشکر کا جلسہ مسیح موعودؑ عظیم الشان طریق سے منایا جائے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کیرلہ کی کانفرنس سے واپسی پر بنگلور سے حیدر آباد تشریف لائے۔ اسٹیشن پر خاکسار اور محترم سعید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے افراد جماعت کے ساتھ معزز مہمان کا استقبال کیا۔ اور آپ محترم حیدر آباد میں سیٹھ محمد الیاس احمد صاحب کے ہاں قیام فرما رہے۔ دوران قیام باوجود صحت کی ناسازی کے افراد جماعت کے گھروں میں تشریف لے جا کر حالات دریافت فرماتے۔ بعض مریضوں کی عیادت کی نیز ۲۳ مارچ کو حیدر آباد میں ورود مسعود کے ساتھ ہی احمدیہ مشن تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ کا یہ خطبہ نہایت بسیط اور دلوں کو گرما دینے والا تھا آپ نے افراد جماعت کو مفید نصائح فرمائیں اور بتایا کہ اس سال اللہ تعالیٰ کی برکتوں کی بارشیں جماعت پر ہوتی ہیں اور ایسے افضال الٰہیہ کا نزول ہوا ہے جس کا ذکر ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات میں تفصیل سے بیان فرماتے رہتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہایت اچھوتے انداز میں پیش کی اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر مسلمانوں سے محبت کرنے کی ہدایت فرمائی ہے کہ :۔

اے دل تو نیز خاطر اینا نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

نیز تمام افراد جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد داعی الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ داعی الی اللہ بن جائے جب تک ہم دعا اور کے ساتھ کوشش نہیں کرتے اُس وقت تک پھل میسر نہیں آ سکتے۔ لہٰذا تمام افراد جماعت مرد و زن بچوں بوڑھوں نوجوانوں کو اس اہم دینی فریضہ کی طرف لگ جانا چاہیئے۔ خطبہ جمعہ اور نماز کی ادائیگی کے بعد تمام افراد جماعت کو محترم صاحبزادہ صاحب نے مصافحہ اور معانقہ کا موقعہ عطا فرمایا اور افراد جماعت نے ایک سلیقہ قطاروں میں کھڑے ہو کر محترم صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کی۔ مورخہ ۲۴ مارچ بعد نماز مغرب عظیم الشان جلسہ کا آغاز ہونا تھا جس کے لئے روزنامہ "سیاست" میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع امام جماعت احمدیہ کے فوٹوز کے ساتھ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی تشہیر کی گئی۔ جس میں نمائش کے اہتمام کا بھی ذکر تھا اس مسلم کثیر الاشاعت روزنامہ نے جو عبارت لکھی تھی وہ بھی ازدیاد علم کی خاطر پیش خدمت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج

بعد نماز مغرب مسلم مشن افضل گنج

عظیم الشان جلسہ بسلسلہ صد سالہ تقاریب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کا خصوصی خطاب۔

جماعت احمدیہ کی صد سالہ تقاریب کا آخری عظیم الشان جلسہ آج مورخہ ۲۴ مارچ بعد مغرب احمدیہ مسلم مشن افضل گنج میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں خصوصی خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت و ناظر اعلیٰ قادیان فرمائیں گے۔ محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد محترم پروفیسر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی ایچ ڈی اور محترم مولانا حمید الدین شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بھی تقاریر کریں گے۔ اس موقعہ پر ۱۲۰ زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ جس کی خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی اشاعت ہوئی ہے۔ اور متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کو بھی پیش کیا جائے گا۔ جو جماعت احمدیہ نے گرانقدر خدمت قرآن مجید کی ہے۔ اس عظیم الشان نمائش کو دیکھنے کے لئے ہر روز جماعت احمدیہ مسلم مشن افضل گنج پر گیارہ بجے دن تا مغرب اہتمام کیا جاتا رہے گا۔

(ڈی ایم بشارت احمد صدر نمائش کمیٹی حیدر آباد)۔

چنانچہ اطراف اکناف کی جماعتوں میں سے خاص طور پر سکندر آباد ظہیر آباد جڑ چرلہ، تاگر جوناساگر اور حیدرہ پور سے افراد جماعت کو بھی اس جلسہ میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ نیز حیدر آباد کے مرد و خواتین اس قدر تشریف لائے کہ مشن ہاؤز کی ہر دو منزلیں اپنی تنگیٔ داماں کا شکوہ کر رہی تھیں۔ غیر از جماعت افراد نے بھی شمولیت فرمائی نیز احمدی

رو پہلے سے ہی ہاؤز و مشن سے سجایا گیا تھا جو بقعہ نور بنا ہوا تھا اور ہر گذرنے والے کو دعوتِ فکر دے رہا تھا۔ اور مشن ہاؤس کے باہر کی طرف اسپیکروں کا بھی انتظام تھا کہ اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہیں ہو سکتا تو اُسے باہر ہی پیغام حق پہنچایا جاتا۔ بہرکیف یہ جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت بعد مغرب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم قاری و حافظ محمد عبد القیوم صاحب نے کی جبکہ نظم مکرم محمد منصور احمد صاحب نے پیش کی ازاں بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے چاند اور سورج کے گرہن والی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دلائل قاطعہ سے پیش کیا ازاں بعد مکرم عبد القیوم صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام سے

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

سنایا اور اس نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت عشقِ رسول عشقِ قرآن کو بیان کرتے ہوئے مخالفین کے وساوس کا ازالہ کیا میری تقریر کے بعد مکرم محمد منور صاحب سکندر آباد نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام سے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خصوصی خطاب فرمایا اور بعض غیر از جماعت تو خاص طور پر آپ کا خطاب سننے کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپ نے بہت ہی دلنشین رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کردار کو پیش کیا۔ اور قرآن مجید کی عظمت کو پیش کیا کہ دنیا میں کوئی بھی مذہب کا کوئی بھی عالم میرے مقابل پر اُترے تو وہ خوبیاں قرآن مجید سے پیش کر سکتا ہوں جو دوسرے مذاہب والے اپنی الہامی کتاب سے پیش نہیں کر سکیں گے۔ اور ایسے ایسے معارف قرآن مجید کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائے جس کی

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۳ پر)

بقیہ صفحہ ۹

میں پیش پیش تھا۔ صاحبزادہ میاں منظور احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کرنے والے اسلم قریشی اور اسلام آباد کی بعض احمدیہ مساجد کے پلاٹوں کے مقدمات کی نگرانی بھی اسی کے سپرد تھی۔ یہ راجہ ظفر الحق سابق وزیر مذہبی امور کا بار شار تھا اور ۱۹ سال تک اس کے ساتھ کام کرتا رہا تھا۔

احراری لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اس کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ یہ مولوی احمدی عورت کی تدفین کے سلسلہ میں مخالفت میں بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے مزید مہلت نہ دی اور بمطابق روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء۔ ۱۶ جنوری ۱۹۹۰ء کی شام کو جب یہ احمدی خاتون کی تدفین کے سلسلہ میں بلائے ہوئے ایک اجلاس کی شرکت کی غرض سے کوہاٹی بازار راولپنڈی جا رہا تھا تو راستے میں مری روڈ کراس کرتے ہوئے ایک کار کی زد میں آگیا۔ جہاں سے ہسپتال پہنچایا گیا اور اگلے ہی دن راہی ملکِ عدم ہو گیا۔

عظمت انسانی کا تقاضا ہے کہ میت چاہے کسی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھنے والے کی ہو اس کی عزت قائم کی جائے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی تلقین فرمائی ہے بلکہ اپنے عمل سے اس کو واضح فرمایا۔ آپ تو یہودیوں تک کی میتوں کے احترام میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے چنانچہ شاید اسی وجہ سے مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی والوں نے یہ فتویٰ جاری کیا کہ مرحومہ کی قبر کشائی جائز نہیں کیونکہ یہ فعل خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہے مگر افسوس آج کے علماء سُوء اس معاملہ کو بھی نہیں سمجھ سکے اور اس مذموم فعل کے ارتکاب کے لئے مولوی محمد رمضان علوی کے اُٹھنے والے قدموں کا الٰہی گرفت میں آنا بھی ان کے لئے ہدایت کا موجب نہ بن سکا۔ اس پس منظر میں اس کی یہ غیر معمولی حادثاتی موت یقیناً ہر سوچنے والے کے لئے عبرت کا نشان ہے۔ کاش پاکستان کے شرپسند علماء ایسی خلاف شرع حرکات سے باز آجائیں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب نہ بنیں۔

خاکسار

رشید احمد چوہدری

پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ

بقیہ صفحہ ۱۰ کالم نمبر ۳-۴

★ ــــ جماعت احمدیہ پینگاڈی کیرلہ نے قرار داد تعزیت بھیجواتے ہوئے لکھا ہے کہ مولانا شیخی صاحب مرحوم کا جماعت احمدیہ کیرلہ سے بہت پرانا تعلق ہے۔ ۱۹۵۱ء سے گزشتہ سال تک تقریباً ہر سال آپ کیرلہ کی کانفرنسوں اور جلسوں کے مواقع پر تشریف لاتے رہے اور اپنی عالمانہ تقاریر سے محظوظ کیا کرتے تھے۔

★ ــــ مکرم سید خلیل احمد صاحب اڑیسہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

مرحوم عاجز کے ایک دیرینہ رفیق اور مدرسہ احمدیہ میں ہم جماعت تھے ان کی رحلت سے عاجز بہت غمگین ہے۔ مرحوم جماعت کے ایک بہت بڑے خادم تھے۔

★ تعزیت کے خطوط تو ابھی موصول ہو رہے ہیں بلاشبہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بلند مقام پر کھڑے ہو کر سلسلہ کی خدمات کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ ع فنا کا ہے یہ مقام کسی کو بقا نہیں

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے خاص فضل سے جنت الفردوس میں بہت اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ــــ

بلانے والا ہے سب سے پیارا ★ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(ایڈیٹر)

بقیہ صفحہ ۱۰ کالم ۱ تا ۲ انبیاء پر سے ہیچ ایمان اُٹھ چکا تھا ان برگزیدہ

اعتراضات اور اتہامات بانٹتے جاتے تھے۔ آپ نے اس سلسلہ میں تبلیغی مباہلہ کا بھی تذکرہ کیا۔ سابق محترم صدر کی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بعض غیر از جماعت (غیر مسلم مدعوین) کی آراء پڑھ کر سنائیں اور اجتماعی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اسی روز شام کو تمام احمدی احباب کے گھروں میں زردہ پلاؤ تقسیم ہوا۔

بھارت کے انصار بھائیوں کیلئے لائحہ عمل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیموں کی اصلاح و تربیت کے لئے ۲۴ نبوت (نومبر ۱۹۸۹ء) کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا وہ بدر کی مشترکہ اشاعت ۱۸ فتح (دسمبر ۸۹ء) اور ۴ جنوری ۱۹۹۰ء میں طبع ہو چکا ہے۔ اس میں حضور انور نے مندرجہ ذیل ۶ نکات پر روشنی ڈالی ہے:-

(۱) سچ کی عادت (۲) نرم اور پاک زبان استعمال کرنا (۳) حوصلہ مندی (۴) غریب کی ہمدردی (۵) مضبوط عزم اور ہمت (۶) عبادت کا پہلو جس میں سب سے زیادہ اہم نماز ہے۔

یہ خطبہ جمعہ ہمارے لئے نہایت بلند مرتبہ لائحہ عمل ہے۔ لہٰذا بھارت کے تمام انصار بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان مبارک نکات پر آپ اپنے گھروں میں یا ماحول میں جو کارروائیاں کریں ان کی رپورٹ ہر ماہ اپنے مقامی عہدیداران کو دیتے رہیں تا یہ مختصر رپورٹیں اعداد و شمار کے ساتھ نام بنام حضور انور کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کی جا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ عبد الحق فضل قائد تربیت مجلس انصار اللہ بھارت

دعائے مغفرت

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مشتاق مبلغ سلسلہ ہریانہ سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کے حقیقی نانا جان محترم لعل دین صاحب گوجرانوالہ میں ۲۱؍۱؍۹۰ کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ دو چھوٹے بیٹوں کے علاوہ سب شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے اور پسماندگان کی روحانی جسمانی ترقی اور صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم مولوی صاحب اپنی روحانی جسمانی ترقی اور مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے بھی درخواست دعا کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

درخواست دعا

★ ــــ مکرم سید خلیل احمد صاحب اللہ پوری (اڑیسہ) سے ۲؍ روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ بیمار ہونے سے طبیعت علیل ہے۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ اپنی صحت و سلامتی اور بچوں کے نیک صالح ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

★ ــــ مکرم سید عاشق حسین صاحب شاہی منزل بھاگلپور سے اپنی صحت و سلامتی اور اپنی ساری اولاد اور نسل کی صحت و سلامتی اور خیر و برکت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ★ ــــ مکرم محمد صادق صاحب جڑچرلہ ۲۵؍ روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے لئے اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات اور چھوٹے بچے کی شفایابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

★ ــــ عزیزم مکرم سید فضل نعیم صاحب احمدی سونگڑہ (اڑیسہ) سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایک بسکٹوں کا کارخانہ کھولا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "ناصر بسکٹ کارخانہ" تجویز فرمایا ہے۔ اس کاروبار میں برکت اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

★ ــــ مکرم ایم اے قاسم صاحب آلیپی (کیرلہ) کا بیٹا عزیز ناصر احمد بعارضہ قلب بیمار ہے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ایڈیٹر)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ اعلان ہے کہ درج ذیل افراد نظام جماعت احمدیہ سے خارج ہیں۔

۱۔ لقمان احمد ابن مکرم محمد خضر صاحب باجوہ مرحوم درویش قادیان
۲۔ مظفر احمد ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب تنگلی درویش قادیان
۳۔ حبیب احمد ابن مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری قادیان
۴۔ امۃ الظہیر بنت مکرم سلیمان خان صاحب بھدرک اڑیسہ
۵۔ ودود احمد ابن مکرم ضمیر احمد صاحب مرحوم (امروہہ)

(ناظر امور عامہ قادیان)

دعائے مغفرت

مکرم شمس الدین صاحب معلم وقف جدید غنچہ پاڑہ سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۴ / ۳ / ۹۰ کی رات چار بجے ٹرک کے حادثہ میں عزیزم لیاقت علی خان ابن مکرم کینا خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۲۵ سال کی عمر کے تھے مسلم اور غیر مسلم سب نے ہی اس سانحہ ارتحال پر بڑے دکھ کا اظہار کیا مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ مرحوم کے والد محترم نے سو روپے صدقہ، اعانت بدر، اور درویش فنڈ کی مدات میں ادا کر کے مرحوم کے لئے مغفرت کی درخواست دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ایڈیٹر)

بقیہ صفحہ ۱۲

نظیر دنیا پیش کرنے سے عاجز و قاصر ہے۔ نیز بتایا کہ آج لوگ بزرگانِ دین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا رہے ہوئے ہیں جسکو دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ نے حضرت میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کے آخر میں حضرت میاں صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ بہر کیف حضرت صاحبزادہ صاحب کی آمد سے افرادِ جماعت میں ایک جوش ایک ولولہ پیدا ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مورخہ ۲۷ رمارچ کو قادیان کے لئے روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ۔

درخواستِ دعا:۔ مکرم حاجی محمد عبد القیوم صاحب آف لکھنؤ مکرم منوہر لال صاحب کی جانب سے ۱۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے ان کے مقدمہ میں کامیابی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لیئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

دعائے مغفرت

مکرم سید شبیر احمد صاحب پٹنہ بہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۹۰ء کو مونگھیر میں سید محمد سلیمان صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے پسماندگان میں سے بیوہ دو بیٹے دو بیٹیاں ہیں۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ
(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)
AZ
MOHAMMAD RAHMAT
PHONE C/O 393236/393518
SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.
45-B. PANDUMALI COMPOUND.
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY-400008.

ایشیا نبوک
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لاؤ ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا۔
(محتاج دعا)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

قادیان دار الامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کیلئے
خدمات حاصل کریں
احمدیہ پراپرٹی ڈیلرز
پروپرائیٹر:۔ نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک قادیان 143516
AHMAD PROPERTY DEALERS
AHMADIYYA CHAWK QADIAN 143516.

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)
آٹو ونگس
AUTO WINGS
15-SANTHOME HIGHROAD
MADRAS-600004
PHONE NO. 76360.
74350.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
بانی پولیس مرز۔ کلکتہ ۔ ۴۶-۷۰۰۰۰۰
ٹیلیفون نمبرز:۔ 43-4028. 5137-5206

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ - لوئر چت پور روڈ
کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31-5-6, LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONE :- 275475 · RESI - 273903.

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

زوجام عشق ۱۰۰/- روپے
جبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
تریاق معدہ ۸/- ۱۵/-
روشن کاجل
حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA PHONE :- 279203

CARD BOARD BOX MFG CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۲۹۴۴۴۳

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ؎ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR
TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT
PLOT NO. 6, GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE :- 6348179
RESI :- 6289389 } BOMBAY-400099.

اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر!
(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES, SIZES,
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (مسلم)

ترجمہ :- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے۔

طالبانِ دعا

محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد
پسران: مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم کلکتہ

یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، اسٹاکسٹ جیون ڈریسیز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریل روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی

اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

6 - ALBERT VICTOR ROAD FORT.

GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558 } BANGALORE-560002.

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش } عبد الرحیم و عبد الرؤف۔ مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED JEEP Mahindra JOBBERS PARTS

Lucas-TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3, P4, P6, P6/354

آٹوٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۔ ۱ ..... تار کا پتہ:۔

AUTOTRADERS

16. MANGOE LANE
CALCUTTA - 700001
"AUTO CENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک بس جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

ٹیلیفون نمبر:۔ 28-5222 اور 28-1652

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

MR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!